شمائمِ بخشش
مسمّٰی باسمِ تاریخی
باغِ فردوس
۱۳۵۳ ھ
نعتیہ دیوان
گلزارِ رضوی
گلہائے نعت سرکارِ رسالت ﷺ اور غنچہائے منقبت اولیاءِ امت و مجددِ دین وملت میں
عقیدت کے پھولوں کی ایک زرنگار گشتی شمائمِ بخشش بھینی خوشبوؤں سے انشاء اللہ عزوجل
کے دل ودماغ کی فضاء کو معطر کردے گی۔
کلام از
خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ سید ایوب علی رضوی
زیرِ نگرانی
مولانا ابوالخیر محمد الطاف قادری رضوی
03009201959
انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ نمبر 3 کراچی
فون 0300-9231183-4120794
0300-9201959-2435088
owaisology

عرضِ احوال

الحمد للہ انجمن انوار القادریہ آپ کی خدمت میں ایک پُر ذوق دیوان بنام ''شمائم بخشش'' مسمٰے باسم تاریخی ''باغ فردوس'' (۱۳۵۳ھ) جو کہ

خلیفہٗ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ

جناب حضرت علامہ سید ایوب علی رضوی علیہ الرحمۃ

کا دیوان ہے پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے تقریباً اُنہتر (69) سال بعد یہ دیوان پھر شائع ہو رہا ہے۔

اس دیوان میں جہاں عشق رسالت ﷺ میں وارفتگی کا عالم نمایا ہے وہیں پر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ سے محبت کی مٹھاس بھی ہر پڑھنے والے کو ضرور میسر آئے گی۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس محبت بھری کوشش کو قبول فرمائے اور عشق رسالت مآب ﷺ میں مزید برکتیں عطا فرمائے آخر میں ہم محبی و مخلصی جناب مولانا حافظ عبدالکریم صاحب (سبزواری پبلیشرز) کے بھی مشکور ہیں جنہوں اس دیوان کا قدیمی نسخہ ہمیں عطا فرمایا اور اس کی اشاعت کی رغبت بھی دلائی۔

والسلام

محمد الطاف قادری

فلک پر قدسیوں میں شور ہے اللہ اکبر کا

فلک پر قدسیوں میں شور ہے اللہ اکبر کا
ہوا مہماں عرب والا خدائے پاک برتر کا

ہر اِک شاہ و گدا محتاج ہے میرے پیمبر کا
زمانہ جس سے پلتا ہے وہ صدقہ ہے اسی در کا

نہ سنوائی کہیں ہوگی گنہگارو یہ کارو
چلو بس تھام لو دامن شفیعِ روزِ محشر کا

وہیں اے تشنہ کامو تشنگی اپنی بجھالینا
وہ دریا موج زن ہے سامنے ساقئ کوثر کا

قیامت میں ہمیں پل سے گزرنا اک قیامت ہے
مدد فرمایئے سرکار صدقہ آلِ اطہر کا

یہ دُنیا دارِ فانی ہے جو آتا ہے ہو جاتا ہے
کہیں بھی آج باقی ہے نشاں دارا سکندر کا

عجب شہرِ خموشاں ہے عجب وحشت کا عالم ہے
اندھیرا دُور کردے ماہِ طیبہ اس نئے گھر کا

مصائب دردِ ہجراں کے ابھی کافور ہو جائیں
پلٹنا پر تمہارا کام ہے میرے مقدر کا

رسولوں میں رسولِ پاک کا ہمسر نہیں کوئی
صحابہ میں ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

اگر ہم بھی کہیں اہلِ مدینہ ہم وطن ہوتے
تو آپ ہی بانٹ دیتے تم ہمیں حصہ برابر کا

قتیلِ خنجرِ عشقِ نبی پر کیا اثر ہوگا
عبث ہے اے عدو نوکِ سناں سے پے بہ پے چرکا

ہزاروں کافروں کو کردیا فی النار دم بھر میں
تماشہ جاں نثاروں نے دکھایا بحرِ احمر کا

غلامانِ رضائے مصطفےٰ خائف ہو کیوں پل سے
تمہارے ہاتھ میں دامن ہے جب حامی و یاور کا

کھڑے ہیں منتظر عشاق اے مالک مدینے کے
کرم فرما ذرا پردہ حریمِ خاص کا سرکا

ذرا ایوب رضوی نامِ والا لے کے دیکھو تو
کہ لب بندھتے ہیں آتا ہے مزہ قندِ مکرر کا

ہونے والا دھوم سے جلسہ ہے کل سرکار کا

ہونے والا دھوم سے جلسہ ہے کل سرکار کا
بن سنور جاؤ بلاوا ہے بڑے دربار کا

اے دلِ ناشاد کچھ پاسِ ادب بھی چاہیئے
ضبط او نادان۔ کر بخیہ لبِ اظہار کا

آمد آمد کی خبر جس وقت طیبہ میں ہوئی
منتظر ہر ایک تھا خورد و کلاں انصار کا

شربتِ دیدار کے پیاسے کھڑے ہیں منتظر
ساقیا ملجائے صدقہ اہلبیتِ اطہار کا

رحم کن برحالِ ما یا رحمۃ للعالمین
اب تو رہتا ہے بہت مجھ پر ہجوم افکار کا

اللہ اللہ مرتبہ تیرا جتانے کے لیے
برق دم لیکر اڑا رفرف صبا رفتار کا

کس سے میں تشبیہ دوں تیرے رُخِ پُر نور کو
چاند سورج عکس ہیں کس کا ترے رُخسار کا

کیا نرالے ڈھنگ کی ہے سجدہ گاہِ عاشقاں
نقشۂ محراب کھینچا ابروئے خمدار کا

ماہِ طیبہ کے مقابل مہر کا یہ حال ہے
زرد چہرہ جیسے ہوجائے کسی بیمار کا

بادشاہانِ جہاں منگتا ہیں اس سرکار کے
خم درِ والا پہ دیکھا سر ہر اک سردار کا

روح کھنچتے ہی عزیزوں نے کنارا کرلیا
اپنے جب ایسا کریں پھر کیا گلہ اغیار کا

چین سے سوتا رہے گا حشر تک لاریب وہ
مل گیا سایہ جسے مولا تری دیوار کا

جانہیں سکتا قوافل سے کوئی فردوس میں
داخلہ جب تک نہ ہوگا قافلہ سالار کا

لو نہ گھبراؤ شفیعِ روزِ محشر آگیا
وہ پھریرا عاصیو چمکا علمبردار کا

یاالٰہی خاتمہ بالخیر ہو ایوب کا
اور نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن کبھی سرکار کا

گردشِ چرخ پہ الزام ہے جانے نہ دیا

گردشِ چرخ پہ الزام ہے جانے نہ دیا
بلکہ اعمال نے طیبہ تجھے جانے نہ دیا

اور پھر چرخ تو ساکن ہے یہ گردش کیسی
کیا یہ فتوائے شریعت علما نے نہ دیا

یہ وہ دربارِ دُرر بار ہے اللہ اللہ
ہاتھ خالی کوئی منگتا کبھی جانے نہ دیا

کونسی شئے ہے نہ ہو آپ کے جو پیشِ نظر
کونسا غیب ہے جو تم کو خدا نے نہ دیا

کشمکش میں ہوں دوہائی ہے مدینہ والے
ہے اجل سر پہ کھڑی مژدہ صبا نے نہ دیا

ہائے اس عشق کی تشخیص کرے کیا حاذق
اس مرض میں تو کبھی کام دوا نے نہ دیا

نالۂ بلبلِ شیدا کا بُرا ہو جس نے
دلِ بیتاب مجھے راہ پہ لانے نہ دیا

ہم نے جس آگ کو سینہ میں دبا رکھا تھا
اے مدینہ کی ہوا تو نے دبانے نہ دیا

عمر ساری جو کٹی لہو و لعب میں اپنی
اس ندامت نے مجھے سر کو اُٹھانے نہ دیا

خاک میں مل گئے لے خاک کے پتلے پھر بھی
اے صبا تو نے انہیں خاک اڑانے نہ دیا

جیتے جی سمجھے تھے آئیگی ہمیں قبر میں نیند
شوقِ دیدار نے پر آنکھ لگانے نہ دیا

دل کے ارمان چلے لے کے جنازہ میرا
آہ کچھ کام مری آہِ رسا نے نہ دیا

حسرتوں کو مری جانب سے کوئی سمجھادے
میں کروں کیا مجھے وقفہ ہی قضا نے نہ دیا

دُور ہی سے ہمیں جلوہ دکھا کر ہوئے رخصت
اُف نکیرین کلیجہ سے لگانے نہ دیا

قول صادق ہے کہ مُردہ ہی بدستِ زندہ
چلتے چلتے بھی مجھے منھ کو چھپانے نہ دیا

دے کے چھینٹا مری تربت کی دبا دی مٹی — اب ہے الزام کہوں ساتھ ہوا نے نہ دیا

روح قالب میں در آئی جو نکیرین آئے — پر سوالات کا موقع ہی رضا نے نہ دیا

تیرے ہوتے یہ زباں سے مری کلمہ نکلے — گردشِ چرخ نے طیبہ مجھے جانے نہ دیا

زائر و ترکِ رفاقت سے ہوا کیا حاصل — کیا مرا ساتھ مرے آبلہ پا نے نہ دیا

خار کھاتے ہیں وہی جنگلے ہیں دل میں کانٹے — دشتِ طیبہ میں مجھے ایک بھی پانے نہ دیا

خوب سیراب ہو دریائے کرم جوش پہ ہے — پھر نہ کہنا کہ ہمیں پیاس بجھانے نہ دیا

نار میں جانے ہی والے تھے گنہگار مگر — ہاتھ بھی تم نے فرشتوں کو لگانے نہ دیا

کونسی ایسی کشش غرب میں ہے شمس و قمر — جس نے برعکس کبھی تم کو ہے جانے نہ دیا

میری بیتابی تو ظاہر ہے مگر اے خورشید — چین دم بھر تجھے کس چیز نے پانے نہ دیا

اور پھر تجھ کو خدا نے تو عطا کی رفعت — کیا نہیں پیش نظر کیا ہے دکھانے نہ دیا

تلملا کر مری جانب وہ ہوا یوں گویا — تو نے افسوس مجھے راز چھپانے نہ دیا

معترف ہوں تری ہر بات سے لیکن بخدا — ایک ذرہ بھی مشیت نے دکھانے نہ دیا

اور وہ یوں کہ ہے اس وقت مری پشت ادھر — بس اسی نے تو سکوں مجھ کو ہے پانے نہ دیا

کبھی ڈوبا کبھی اُچھلا کبھی تڑپا مچلا — پھر بھی تقدیر نے پلٹا مجھے کھانے نہ دیا

کیا قیامت ہے قیامت نہ ابھی تک آئی — قرنیں گن گن کے کٹیں رُخ کو گھمانے نہ دیا

اور بھی کوئی نہیں تو ارے ایوب ملول

غوث کے ہاتھ میں کیا ہاتھ رضا نے نہ دیا

مشتاقِ زیارت ہوں آقا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

مشتاقِ زیارت ہوں آقا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

طیبہ کا چمن آنکھوں میں بسا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

نادم ہوں اپنے معاصی پر للّٰہ کرم ہو عاصی پر

دھو ڈالئے میرے جرم و خطا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

میں اور مدینہ کی گلیاں کھل جاتی ہیں کیوں دل کی کلیاں

کس منھ سے کہوں دکھلادو ذرا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

لاچار غریبوں کے والی عصیاں کی گھٹا کالی کالی

دامن میں چھپا اے ابرِ سخا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

ناپاک کمینوں کو پالا کس نے پالا تم نے پالا

تم پر ہوں مرے ماں باپ فدا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

منھ مانگی مرادیں پائیں جہاں لاکھوں منگتا شاہانِ جہاں

نادار کو بھی ٹکڑا ہو عطا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

اے بادِ صبا پیغام مرا از بہرِ خدا پہنچادے ذرا

کب ہوگی شہا مقبول دعا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

کس کس کا تکیں منھ جائیں کہاں ہیں سارے براتی سرگرداں

دولھا ہے تمہارے سر سہرا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

ہاں اہلِ سنن ہو ملکے دعا روضہ کی طرف مونھ کرکے ذرا
چھوٹیں نہ کبھی دامانِ رضا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

محشر میں ہوں ہم پر سایہ کناں آمین کہو سب خورد و کلاں
بجتا رہے عالم میں ڈنکا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

مسرور رہیں شیدا ان کے مقہور رہیں اعدا ان کے
پیرانِ سلاسل کا صدقہ سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

تصنیف رسائل ہیں جتنے کافور رہیں ان سے فتنے
عالم میں رہے گھر گھر چرچا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

شائع ہوں ذخائر ہندسیہ توقیت و فتاوئے رضویہ
مشتاق ہے مذہب حنفیہ سلطانِ جہاں محبوب خدا

آنکھوں کی ضیاء اعلیٰ حضرت ہیں دل کی جلا اعلیٰ حضرت
ہے سب یہ کرم آقا تیرا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

ہے حق کی رضا احمد کی رضا احمد کی رضا مرضیٔ رضا
ایوب اسی در کا ہے گدا سلطانِ جہاں محبوبِ خدا

ربّ نے فرمادیا یہ حاکمِ دوراں ہوگا

ربّ نے فرمادیا یہ حاکمِ دوراں ہوگا اور سلاطیں کا یہی قاسم ہیجاں ہوگا

کل کسوٹی پہ کسا جاؤں تو پرواہ نہیں
ہے خریدار کھرا مال نہ ارزاں ہوگا

کیا ہی نیند آئے مزے کی جو کہیں اہلِ بقیع
بسترا تیرا پسِ گورِ غریباں ہوگا

طائرِ روح نے جس وقت قفس کو توڑا
اُڑ کے آقا ترے روضہ پہ ثنا خواں ہوگا

تیرے دربارِ دُرر بار سے ہر شاہ و گدا
پرورش پائیں ادھر بھی کبھی نیساں ہوگا

میں تہیدست ہوں اور راہِ عدم ہے درپیش
پاس پروانہ رضا کا توارے ہاں ہوگا

ہے شفاعت کا شہا تیری زمانہ قائل
وہ نہ مانیگا کہ جس کا نہیں ایماں ہوگا

تیرے ہی سر تو شفاعت کا ہے سہرا دولھا
تو جو فرمائیگا ربّ کا وہی فرماں ہوگا

قدمِ پاک نہ رکھیں گے جناں میں مولا
نار میں ایک بھی باقی جو مسلماں ہوگا

سگِ ناکارہ ہوں مجرم ہوں سیہ کار مگر
دستگیری کو مری سیدِ جیلاں ہوگا

لعل تو دو ہی بتولی ہیں حسن اور حسین
ویسے کہنے کو صدہا لعلِ بدخشاں ہوگا

مجرمو خوش ہو کہ وہ شافعِ محشر آیا
کیوں پریشاں ہو کوئی اب نہ پریشاں ہوگا

سُن کے یہ مژدہ ہر اک حالتِ از خود رفتہ
کوئی افتاں کوئی خیزاں کوئی قرباں ہوگا

کوئی دامن پہ مچل جائیگا قدموں پہ کوئی
کوئی چپ محو لقا کوئی پشیماں ہوگا

پھر تو دریائے کرم جوش پہ آجائے گا
اور بے ساختہ اس طرح دُر افشاں ہوگا

ہاں چلے آؤ بڑھے عاصیو پیچھے پیچھے
راستہ دیکھتا فردوس میں رضواں ہوگا

لبِ اعجاز سے یہ سن کے سیہ کاروں میں
کوئی خنداں کوئی شاداں کوئی فرحاں ہوگا

اہلِ باطل ہی نہ افسوس کرینگے اس دم
بلکہ ابلیس بھی انگشت بدنداں ہوگا

کچھ بھی ہو لاکھ کوئی حشر میں رو کے شاہا
قدمِ پاک پہ ایوب تو قرباں ہوگا

جب سیہ کاروں پہ مولا ترا داماں ہوگا

جب سیہ کاروں پہ مولا ترا داماں ہوگا
کیسے ہلکا مرا پھر پلۂ میزاں ہوگا

راہ تاریک ہے پل پر تو ہمیں کیا خطرہ
رہبری کے لئے وہ نیّرِ تاباں ہوگا

اہلسنت کے سوا غیر سے جو رسم بڑھائے
سچ تو یہ ہے کہ وہ شیطاں کا مگس راں ہوگا

وہ سخاوت میں ہیں مشہور تو میں منگتوں میں
مانگے جاؤنگا جہاں تک مرا امکاں ہوگا

اُٹھ رے دل باندھ کمر چست خبر لے چلکر
جانے کس دشت میں قاصد مرا حیراں ہوگا

گرچہ ہوں اور بھی پر دل تو یہی کہتا ہے
کوئی مجھ سا نہ زمانہ میں پُر ارماں ہوگا

انگلیاں پنجۂ خورشید کی دیتی ہیں پتہ
کہ اسی سمت مدینہ کا بیاباں ہوگا

یہ بھی ایما ہے اگر طاقتِ پرواز ہے کچھ
مہر کے ساتھ چلو راستہ آساں ہوگا

تم نے روتوں کو ہنسایا ہے ہمیشہ مولا
دل ناشاد بھی آقا کبھی شاداں ہوگا

جس سے فریاد کرینگے نہ سنے گا کوئی
بس فقط تو ہی گنہگاروں کا پُرساں ہوگا

حرمِ پاک سے ناپاک علیہ اللعنۃ
دور کمبخت یہ کب نجد کا شیطاں ہوگا

لو حسین ابن علی آگئے مقتل میں حضور
ہائے اب کیسا یہاں گنجِ شہیداں ہوگا

عندلیبو کتب عشق کا عالم ہوں میں
اور لیا تم نے فقط درسِ گلستاں ہوگا

کب وہ دن آئیگا مولا کہ غبارِ طیبہ
میرے چہرہ پہ ملا چاک گریباں ہوگا

نقد جاں دے کے عزیزوں سے کنارہ کرکے
آبسا قبر میں کب دید کا ساماں ہوگا

اے جنوں حد سے نہ بڑھ ہوش سے مدہوش نہ ہو
ورنہ دامن ہی رہیگا نہ گریباں ہوگا

ایک تو ویسے ہی چھلنی ہے کلیجہ میرا
نہ بھڑک جائے کہیں آگ چراغاں ہوگا

عند لیبانِ چمن تم کو مبارک گلشن ہم سے آباد تو اب شہرِ خموشاں ہوگا

اب تو ایوب کا لبریز ہے پیانۂ صبر
لے بلا ساقیٔ کوثر ترا احساں ہوگا

سیدِ ابرار کا جلوہ قریب آ گیا

سیدِ ابرار کا جلوہ قریب آ گیا
کاشفِ اسرار کا جلوہ قریب آ گیا

احمدِ مختار کا جلوہ قریب آ گیا
پر توِ ستار کا جلوہ قریب آ گیا

معصیت کوشو چلو منھ نہ چھپاؤ بڑھو
اپنے مددگار کا جلوہ قریب آ گیا

غافلو ہشیار ہو خواب سے بیدار ہو
مہرِ ضیا بار کا جلوہ قریب آ گیا

ظلمتیں زائل ہوئیں رحمتیں نازل ہوئیں
بقعۂ انوار کا جلوہ قریب آ گیا

کیوں ہو پریشان حال ہوتا ہے کیوں جی نڈھال
مونس و غمخوار کا جلوہ قریب آ گیا

دفن میں تعجیل ہو کچھ نہ قال و قیل ہو
طیبہ کے دربار کا جلوہ قریب آ گیا

بولے نہ بولے کوئی پوچھے نہ پوچھے کوئی
اپنے طرفدار کا جلوہ قریب آ گیا

آئی نسیم بہار دشت ہوئے لالہ زار
مژدہ ہو سرکار کا جلوہ قریب آ گیا

اوّلین و آخریں جس کے ہیں زیرِ نگیں
اُس سپہ سالار کا جلوہ قریب آ گیا

مرحبا صلِّ علیٰ مرحبا صلِّ علیٰ
خلق کے سردار کا جلوہ قریب آ گیا

بُرج گرے کسروی تھی بتوں میں تھرتھری
دافعِ اشرار کا جلوہ قریب آ گیا

بادشاہِ دو جہاں آتا ہے باعزّ و شاں
وقت ہے اذکار کا جلوہ قریب آ گیا

دفعۃً آئی ندا ہاں بڑھو زیرِ لوا لو علم بردار کا جلوہ قریب آ گیا

ہے قریں ایوب اب شاہِ دیں محبوب ربّ

اُٹھو خریدار کا جلوہ قریب آ گیا

ارمانِ بھرے دل سے ارمان اُٹھا کرنا

ارمان بھرے دل سے ارمان اُٹھا کرنا رہ رہ کے تصور میں جاں اپنی فدا کرنا

ہو خیر تری داتا منگتا کا بھلا کرنا دیتا ہوں صدا کب سے للہ عطا کرنا

لاکھوں چلے آتے ہیں لاکھوں لے جاتے ہیں خیرات تری داتا دن رات بٹا کرنا

مونھ اپنے خزانوں کے کھلوادیئے منگتوں پر سرکار کی عادت میں داخل نہیں لا کرنا

وہ شافعِ محشر ہیں میں بندۂ ناکارہ واں عفو و عطا کرنا یاں جرم و خطا کرنا

بلوالو مدینہ میں بلوا لو مدینہ میں رہ رہ کے یہی رٹ ہے بس اب تو رٹا کرنا

ملجائے مدینہ کی جاروب کشی قاصد کونین کے دولھا سے یہ عرض ذرا کرنا

مرقد میں تن تنہا مدہوش ہے سودائی گیسوئے معنبر کی تربت سے ہوا کرنا

رہ رہ کے بلکتا ہوں یادِ شہِ بطحا میں اے عشق بتا تو ہی اب چاہئے کیا کرنا

ہنس کر یہ کہا اس نے اُٹھ سوئے مدینہ چل قدموں میں رہا کرنا دل چاہے فدا کرنا

بہہ جائیں نہ چشمے ان چشموں سے کہیں ساقی لو یاد پھر آیا وہ کوثر کا عطا کرنا

پچھتائیں نتیجہ کیا خود کردہ علاج نیست کیا ہائے کیا ہم نے کیا چاہیے تھا کرنا

سرکار مدینہ کے ہوتے ہوئے او ناداں فریاد ہو اوروں سے ان سے ہی کہا کرنا

بیمارِ محبت ہوں تدبیر سے کیا ہوگا — بے سود دوا کرنا بے سود دوا کرنا

ملتے بھی نہ طیبہ سے یہ شمس و قمر لیکن — مکتوب ازل سے تھا چکر میں رہا کرنا

اس قوسِ خدا میں ہے کیا راز سمجھتے ہو — یہ بابِ شفاعت ہے سرکار کو وا کرنا

ناشاد دل مضطر کیوں جان کھپاتا ہے — نامِ شہہ والا کو ہر روز جپا کرنا

کل روزِ قیامت میں دل کھول کے جی بھر کے — دیدارِ نبی کرنا دیدارِ خدا کرنا

سکرات کا عالم ہے احسان کرو اتنا — دو بوند ہی ٹپکادو زمزم ابھی لاکر نا

اے موت دمِ نزع دم لے کہ دمِ واپس — دم بھر کو وہ آئیں گے قدموں میں فنا کرنا

اے مُرغِ قفس تو نے کچھ بھی نہ رفاقت کی — یوں چھوڑ چلا تنہا۔ لازم تھا وفا کرنا

اور اس پہ ترا ظالم یوں کہنا ملیں گے پھر — یہ سارے گلے شکوے کل روزِ جزا کرنا

میں نے کہا سنتا جا بولا کہ نہیں مہلت — میں نے کہا اک لمحہ بولا کہ بکا کرنا

عرفات چلے حاجی یہ شب ہے شب عرفہ — بیدار ہو اے غافل کچھ ذکر منٹے کرنا

ان گیسوئے مشکیں کا سودا ہے اگر سر میں — وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰے اے دل تو پڑھا کرنا

اب آپکے ہی سر ہے یہ میری ڈھلی بگڑی — عاصی کو سزا دینا یا صاف رہا کرنا

لاچار کی میت ہے نادار کی میت ہے — احباب ذرا دل سے بخشش کی دعا کرنا

مجرم کو نہ شرماؤ منھ دیکھ کے کیا ہوگا — پیوند زمیں کردو کیا اس کے سوا کرنا

عاصی کے معاصی کو دھو ڈال مرے مولا — اور قبر مری روشن اے بدر دجے کرنا

اے شوقِ دلی خوش ہو آیا وہ عرب والا — موقوف کر اب رونا اور آہ و بکا کرنا

کیوں پھول چڑھاتے ہو مجھ کو ہے فقط کافی
یہ بوئے وفا میری تربت سے اُٹھا کرنا

محشر میں تھکی ہاری مخلوق پکارے گی
کب تک ہے مقدر میں مونھ سب کا تکا کرنا

ایک ایک سے رو رو کے دُکھ درد سُنا آئے
اب کس سے کہیں جا کر امداد ذرا کرنا

اس وقت ندا ہوگی میں شافعِ محشر ہوں
یہ کام تو میرا ہے فریاد سنا کرنا

ایوب علی رضوی تو کلب رضا ہوکر
خائف ارے محشر سے یوں حشر بپا کرنا

مرا حامی مرا مشکل کشا بغداد کا دولھا

مرا حامی مرا مشکل کشا بغداد کا دولھا
مرا حاجت روا عقدہ کشا بغداد کا دولھا

مرے احمد رضا یعنی مرے مولا کا ہے مولا
مرے پیارے نبی کا لاڈلا بغداد کا دولھا

ہزاروں بیکلوں کی کل ہزاروں بے بسوں کا بس
ہزاروں گمراہوں کا رہنما بغداد کا دولھا

لگی ہے بھیڑ کوچہ میں ہزاروں بے نواؤں کی
وہ آیا جھومتا ابر سخا بغداد کا دولھا

خدا نے کیسی سرکاریں عطا فرمائیں رحمت سے
حضور اچھے میاں اہل ولا بغداد کا دولھا

اُسے کیا خوفِ محشر جسکے سر پر سایہ گستر ہوں
جنابِ آلِ رسول احمد رضا بغداد کا دولھا

بھٹکتا پھر رہا ہوں چار سو مقصود کی خاطر
اڑا لیجا جہاں ہے اے صبا بغداد کا دولھا

قیامت میں مجھے وزنِ عمل کا خوف ہو توبہ
سرِ میزاں مدد پر ہے تُلا بغداد کا دولھا

نہ جی لگتا ہے گلشن میں نہ بوئے گل خوش آتی ہے
بسا ہے میری نظروں میں مرا بغداد کا دولھا

دل مضطر نہ ہو مایوس لا کشکول جلدی سے
لے سن لے دے رہا ہے کیا ندا بغداد کا دولھا

ارے ایوب رضوی تو سگ ناکارہ ہے کس کا

تری رُسوائی چاہے گا بھلا بغداد کا دولھا

صابر پیا سرکار رے موری

صابر پیا سرکار رے موری چھاوے منڈیا جاؤں تورے بلہار رے موری چھاوے منڈیا

کلیر وارے جگ اُجیارے گاؤں میں توری ملہار رے موری چھاوے منڈیا

گِھر گِھر آئے گم کے بدرا۔ کیجو کرم کی بار رے موری چھاوے منڈیا

بات جو اس چوماس نہ پوچھی کھاؤنگی ٹھاڑی پچھاڑ رے موری چھاوے منڈیا

جنگل جنگل نگر نگری۔ ڈھونڈھ پھری سنسار رے موری چھاوے منڈیا

آئی ہوں دوارے ہاتھ پسارے سن لے موری پکار رے موری چھاوے منڈیا

برہا کی ماری دیر سے ٹھاری پیار سے لے چُمکار رے موری چھاوے منڈیا

گھر در بِگرا جس بن بسرا کون کرے پھر پیار رے موری چھاوے منڈیا

نیّا اُدھر میں ایک نظر میں کردے بیڑا پار رے موری چھاوے منڈیا

رجوی بیرا گن ہے جس کی واکو ملن سے عار رے موری چھاوے منڈیا

آج دولھا بنا شاہِ احمد رضا

آج دولھا بنا شاہِ احمد رضا شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

گلشن پر فضاء شاہ احمد رضا بلبلِ خوشنوا شاہ احمد رضا

تو نے جو کچھ کہا شاہِ احمد رضا وہ ہوا پر ہوا شاہ احمد رضا

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا
کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

اہلسنت پہ ہے بارِ احساں ترا
نائبِ مصطفےٰ شاہ احمد رضا

آستانہ ترا چھوڑ جائیں کہاں
تیرے در کے گدا شاہ احمد رضا

مجھ کو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا
واہ کیا ہے عطا شاہ احمد رضا

کیا غرض دربدر مارے مارے پھریں
جب ترا در ہے وا شاہ احمد رضا

تیرے مشتاق نادیدہ ہیں سیکڑوں
محوِ حسنِ لقا شاہ احمد رضا

دوست دشمن کی تھی کچھ نہ ہم کو خبر
تو نے ظاہر کیا شاہ احمد رضا

ایک میں کیا ہزاروں ہیں شیدا ترے
بندگانِ خدا شاہ احمد رضا

پوچھے اللہ والوں سے رتبہ ترا
مرحبا مرحبا شاہ احمد رضا

سچ تو یہ ہے کسوٹی ہے ایمان کی
ہے کھرے سے کھرا شاہ احمد رضا

ہم سے کھوٹوں کو پوچھے نہ پوچھے کوئی
پوچھے آقا مرا شاہ احمد رضا

گھٹ گھٹا گھٹ گھٹا کر حسد میں مریں
تیرے دشمن سدا شاہ احمد رضا

کوئی منصور اعدا میں ہو کس طرح
شیر شیر خدا شاہ احمد رضا

گل ہزاروں کھلے گلشنِ دہر میں
پھول اعلیٰ کھلا شاہ احمد رضا

کشتئی عمر گرداب میں ہے پھنسی
اے مرے ناخدا شاہ احمد رضا

کوئی مونس نہ غمخوار وا حسرتا
پار بیڑا لگا شاہ احمد رضا

کام بگڑے سنبھل جائیں دم میں ابھی
گر کرم ہو ترا شاہ احمد رضا

پوچھتے کیا فرشتو ہو حسنِ عمل ہے یہاں کیا سوا شاہ احمد رضا

خوف محشر اور ایوب رضوی تجھے
آپ لیں گے بچا شاہ احمد رضا

جسے جلوہ نظر آیا امام اہلسنت کا

جسے جلوہ نظر آیا امامِ اہلسنّت کا
دل و جاں سے ہوا شیدا امامِ اہلسنّت کا

عجم میں دُھوم ہے کس کی شہِ احمد رضا خاں کی
عرب واصف ہوا کس کا امامِ اہلسنّت کا

مُرادیں دل کی بر آئیں تمنائیں نکل جائیں
ابھی ہو جائے گر ایما امامِ اہلسنّت کا

ہمارے دردِ ہجراں کا مداوا ہے فقط اتنا
نہ ہو دم بھر جدا نقشا امامِ اہلسنّت کا

ہماری کم نصیبی رہ گئے یاں ٹھوکریں کھانے
بلاوا آ گیا تنہا امامِ اہلسنّت کا

نہیں یارائے فرقت دفن میں تعجیل ہو یارو
کہ ہے پیش نظر جلوا امامِ اہلسنّت کا

بڑی مدت میں مر مر کر ہوا دن آج یہ حاصل
سر بالیں ہوا پھیرا امامِ اہلسنّت کا

رضا اپنے غلاموں کو لیے جب پُل سے گزرینگے
تو ہوگا شور اِک برپا امامِ اہلسنّت کا

لواء الحمد کے نیچے جگہ ہم کو ملے یاربّ
کریں دل بھر کے نظارا امامِ اہلسنّت کا

قیامت میں مفر کی منکرو تدبیر کیا سوچی
کہ ہوگا گھومتا کوڑا امامِ اہلسنّت کا

ندا ہوگی غلامانِ رضا رضواں سے یوں کہہ دیں
ملا ہے ہم کو پروانہ امامِ اہلسنّت کا

جماعت اہلسنّت زور سے نعرہ لگائے گی
ہمارے مالک و مولیٰ امامِ اہلسنّت کا

ہزاروں اعلیٰ حضرت بن گئے پردہ کیا جس دم
مگر پایا نہ ہم پایہ امامِ اہلسنّت کا

کف افسوس مل مل کر وہابی کہہ رہے ہونگے
نہ مانا ہائے کل کہنا امامِ اہلسنّت کا
اسی کا یہ نتیجہ ہے اسی کا ہے یہ خمیازہ
کہ تکتے رہ گئے چہرہ امامِ اہلسنّت کا
سمجھ لو نام لیوا ہے عقیدہ اہلسنّت ہے
کہ جسکے دل میں ہے طغرا امامِ اہلسنّت کا

ملے صبر و قناعت کا نہ کیوں حصہ تجھے رضوی
کہ تو ایوب ہے بندہ امامِ اہلسنّت کا

اے مرے ملتجیٰ شاہ احمد رضا

اے مرے ملتجیٰ شاہ احمد رضا
رُخ سے پردہ اُٹھا شاہ احمد رضا
پیاری صورت دکھا شاہ احمد رضا
میری آنکھوں میں آ شاہ احمد رضا
میرے دل میں سما شاہ احمد رضا

سلسلہ ہے زبردست غالب ترا
نور کا ایک پتلا ہے قالب ترا
کب حجابات اٹھائیگا حاجب ترا
تو ہے مطلوب میرا میں طالب ترا
چاہیے اور کیا شاہ احمد رضا

مقتدی کل جو تھے مقتدا آج ہیں
منتہیٰ استفادہ کے محتاج ہیں
تیرے ہمعصر دیتے تجھے باج ہیں
تاج سر کا بنائیں جو سر تاج ہیں
تیری نعلین کا شاہ احمد رضا

یہ دعا ہے بدرگاہِ عالی مقام
زیر سایہ رہیں حشر میں سب غلام
فقہائے عجم میں ہے مشہور نام
علمائے عرب نے بنایا امام

اے مرے پیشوا شاہ احمد رضا

کچھ تو للہ فرمان فرمایئے نام لیوا پہ احسان فرمایئے
نگہہِ لطفِ ذی شان فرمایئے مشکلیں میری آسان فرمایئے

میرے مشکلکشا شاہ احمد رضا

روح قالب میں ہیبت سے تھرا گئی ناخدا لے خبر جان پر آ گئی
ناموافق ہوا آ کے ٹکرا گئی ناؤ منجدھار میں آ کے چکرا گئی

ہاتھ دے میں چلا شاہ احمد رضا

ہائے ایوب آنسو بہا کر کہے پاک قدموں پہ سر کو جھکا کر کہے
داستانِ الم گڑ گڑا کر کہے اپنے دکھ درد کو قیس جا کر کہے

کس سے تیرے سوا شاہ احمد رضا

آئی بھرے دربار رے برکاتی دولھا

آئی بھرے دربار رے برکاتی دولھا لائی گگر سرکار رے برکاتی دولھا
انگنا بہاروں رنگ رچاؤں گاؤں گی میں تو ملہار رے برکاتی دلھا
کھیون ہارے راج دولارے کردے بیڑا پار رے برکاتی دولھا
باٹ تکت ہیں سگری سکھیاں درس دکھا سرکار رے برکاتی دولھا
جنگل جنگل نگری نگری ڈھونڈھ پھری سنسار رے برکاتی دولھا
رس بھری بتیاں یاد آوت ہیں بول سنا دو چار رے برکاتی دولھا

ہم کو تو بالم تم ہی اکیرے — ہم جیسے تمرے ہجار رے برکاتی دولھا
سکھیاں گن گن پار اُتر گئیں — ہم ٹھرے اُر یار رے برکاتی دولھا
آلِ رسولی باگ سے چُن کر — لائی ملنیا ہار رے برکاتی دولھا
نوری میاں کے نور سے رِم جھم — نور کی برسے پھوار رے برکاتی دولھا

رجوی تمہارے پیّاں لاگے
پیارے رجا چمکار رے برکاتی دولھا

پیارے رجا موری بھردے گگریا

پیارے رجا موری بھردے گگریا — اچھے رجا موری بھردے گگریا
نیناں ملوں تورے پیّاں پڑوں میں — راج کنوروا موری بھردے گگریا
بھیج نہ جائے کہیں موری چندریا — چھائی بدریا موری بھردے گگریا
بلہاری جاؤں پیا ڈاروں گلے بیّاں — بانکے سپہیا موری بھردے گگریا
سیّاں میں تورے پیّاں دھو دھو پیوں گی — بھردے گگریا موری بھردے گگریا
چوماسی کالی کالی بلماہیں رتیاں — پیارے چندر ما موری بھردے گگریا
گرواہیں ڈاروں تورے پھولوں کے گجرے — واری میں دولھا موری بھردے گگریا
سکھیاں تو پیرے بدرا بھر بھر لے گئیں — دن مُند نے آیا موری بھردے گگریا

رجوی ہے ٹھاری رجوا آس لگائے
دور نگریا موری بھردے گگریا

اچھے رجا کی میں لائی میں لائی سکھی پیاری گگریا

اچھے رجا کی میں لائی میں لائی سکھی پیاری گگریا
چرنوں میں لیکے میں آئی میں سکھی پیاری گگریا
پریم گھٹی کا مدوہ بھرن کو ستھرے پیا کی سجائی سکھی پیاری گگریا
پورب پچھم اتر دکھن سگرے نگر میں پھرائی سکھی پیاری گگریا
لاکھ جتن بیری کر ڈارے مورے تو من کو لبھائی سکھی پیاری گگریا
آج جسے پینا ہو پی لے کل نہ سنے گی دوہائی سکھی پیاری گگریا
جھل مل جھل مل پنگھٹوا سے بلما کے دوارے لو آئی سکھی پیاری گگریا
رجوی سبیل پہ راج کنور کو رجوی نے خوب سنائی سکھی پیاری گگریا

اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا

چور ٹھگوں نے بھولی بھیڑو، شور نگر میں مچایو — سونے والو جاگتے رہیو، ٹیر رہا رکھوالا
اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا

دین ہے پاس تو مال دھنی ہے نہیں تو ہے ناکارو — پیارے نبی کے پیارے بندو چھوٹے نہ اللہ والا
اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا

جب نہ بنائے بنتی دیکھی جھوٹ سفید بکھانو — مردودوں کو لاج نہ آئی کہا بھی کس کا ٹالا
اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا

کا سے کہوں میں ای جگ داتا، پی کو دیس بسایو — اتا پتا میں اتنا جانوں وہی بریلی والا

اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا

کس نے جگ میں دھوم مچائی، دھرم بھرم رکھ لینو
لو پہچانو دھرتی والو، وہی ہے دیکھا بھالا

اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا

الٹی خاک پڑے گی سر پہ، چندر ماپہ نہ ڈارو
واسے لاکھ لڑائی ٹھانو، پھیلو گھر گھر ہے اُجیالا

اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا

مارہرہ سے جل تھل بھرنے، بادر جھوم کے آیو
آؤ نہاؤ نکھر لو سکھیو، لگو برسنے جھالا

اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا

واری میں بگداد کے مالی کیسو باگ لگایو
رنگ برنگ کی پھلواری میں ہر وسائیں ہی گل لالہ

اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا

رجوی نگر لو آئی سکھیو مل کے ڈھنڈورا پیٹو
باٹ نہ ہمری روکے کوو پڑو ہے کانن بالا

اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت جس کا عرب عجم متوالا

مارہری ساگر سے بھر کے

مارہری ساگر سے بھر کے سرکار کی آئی گاگریا
سکھین نے سگری نگری کو درشن کروائی گاگریا

رجوا احمد نگری والے بلما جیلاں بستی والے
کرپا سے راجا کی سج بن کے چرنن میں لائی گاگریا

رُت آئی بہار کی باگن میں پیرے بدرا بیراگن نے
کچی کچی کلیاں چن کے سائیں کی سجائی گاگریا

ہر پھول نرالو البیلا چن چن کے چنبیلی اور بیلا
گجروں سے لدی مالنیا نے دولھا کی اُٹھائی گاگریا

میں جگ میں دھوم مچاؤنگی بھر کے ترانے گاؤں گی
مت روک پپیہے تو بھی گا مورے من بھائی گاگریا

لانبی تانے کیوں سووت ہے کیا بات بھئی نابولت ہے
ای راج کنور راجی ہوجا پرجانے چڑھائی گاگریا

برکھا کی کالی رتین میں اور اپنے گرو کے چرنن میں
جوگن نے جھوم کے لہرے میں کیا خوب ہی گائی گاگریا

جم جم پنگھٹ سے آوت ہے جل آلِ رسولی لاوت ہے
مہاراج کوڑیاں کھولو تو رجوی بھرلائی گاگریا

اے سنیوں کے پیشوا حامد رضا

اے سنیوں کے پیشوا حامد رضا حامد رضا
کیا نام ہے پیارا ترا حامد رضا حامد رضا

اعدا پہ ہے تیر قضا حامد رضا حامد رضا
احباب کی ہے تو بقا حامد رضا حامد رضا

چشم و چراغ اصفیا شمع جمالِ اتقیا
ممتاز خاصانِ خدا حامد رضا حامد رضا

تاریکیاں ہیں ہر طرف للہ کردے برطرف
اے آفتابِ پرضیا حامد رضا حامد رضا

گھر گھر ترا افسانہ ہے ہر دل ترا دیوانہ ہے
اے جان عبدالمصطفیٰ حامد رضا حامد رضا

صورت ہے نورانی تری سیرت ہے لاثانی تری
طینت ہے تیری مرحبا حامد رضا حامد رضا

بنگال تیرا مجرائی مشتاق تیرا بمبئی
پنجاب پروانہ ترا حامد رضا حامد رضا

ہندوستاں میں دھوم ہے کس بات کی معلوم ہے
لاہور میں دولھا بنا حامد رضا حامد رضا

سمجھے تھے کیا اور کیا ہوا ارمان دل میں رہ گیا
تیرے ہی سر سہرا رہا حامد رضا حامد رضا

جلتے رہینگے حاسدیں تیرے ہمیشہ بالیقیں
پھولے پھلے گا تو سدا حامد رضا حامد رضا

ایوب قصہ مختصر آیا نہ کوئی وقت پر
تیرے مقابل منچلا حامد رضا حامد رضا

اے سرورِ ہر دوسرا ماہِ عجم مہرِ عرب

اے سرورِ ہر دوسرا ماہِ عجم مہرِ عرب
تم سا نہیں ہے دوسرا ماہِ عجم مہرِ عرب

تم بادشاہِ دو جہاں تم باعثِ ارض و سماں
تم مظہرِ ذاتِ خدا ماہِ عجم مہرِ عرب

سب اولین و آخریں ہیں تیرے ہی زیرِ نگیں
تو نائبِ ربّ العلیٰ ماہِ عجم مہرِ عرب

تم رحمۃ للعالمین تم ہی شفیع المذنبین
تم خاتمِ کل انبیا ماہِ عجم مہرِ عرب

مختارِ کل تو ہی تو ہی سردارِ کل تو ہی تو ہے
کونین پر قبضہ ترا ماہِ عجم مہرِ عرب

قسمت چمک جائے مری گر ہو تری جلوہ گری
نورِ ظہورِ کبریا ماہِ عجم مہرِ عرب

یا رحمۃ للعالمین درباں ترے روح الامیں
صلِ علیٰ صلِ علیٰ ماہِ عجم مہرِ عرب

تنہا ہوں کالی رات ہے بس تیری ہی وہ ذات ہے
دم بھر میں کردے چاندنا ماہِ عجم مہرِ عرب

تاریک ہے راہِ عدم ڈرتا ہوں میں رکھتے قدم — بس ہے ترا ہی آسرا ماہِ عجم مہرِ عرب

لو ظلمتیں زائل ہوئیں اب رحمتیں نازل ہوئیں — شکرِ خدا تاباں ہوا ماہِ عجم مہرِ عرب

اے دافع جملہ بلا سر سے مرے رد کر بلا — صدقہ شہید کربلا ماہ عجم مہر عرب

اے غیرت شمس و قمر کب تک پھروں میں در بدر — کس سے کہوں تیرے سوا ماہِ عجم مہر عرب

مغموم کے فریاد رس مظلوم کے اے داد رس — میری بھی سن لے التجا ماہِ عجم مہرِ عرب

حاضر ہیں لاکھوں تشنۂ لب کوثر پہ اے محبوب رب — سیراب کردے ساقیا ماہِ عجم مہرِ عرب

گرمی سے جب بھڑکیں بدن محشر میں ہوں ساں فگن — احمد رضا غوث الوریٰ ماہِ عجم مہرِ عرب

اے سونے والے بے خبر لے ہوگئی اب تو سحر — ہشیار ہو طالع ہوا ماہِ عجم مہر عرب

جس دل میں تیری یاد ہو کس طرح وہ ناشاد ہو — بیشک ہو تو جلوہ نما ماہِ عجم مہر عرب

اس نور کا تو نور ہے جس نے جلایا طور ہے — پھر کیوں نہ ہو دل کی جلا ماہ عجم مہر عرب

مہ ہوگیا شق ایکدم سورج پھرا الٹے قدم — واللہ کیا ہے دبدبہ ماہِ عجم مہر عرب

پتلی نہیں تارا ہے یہ سیاہی نہیں سایہ ہے یہ — تیرا شہا اے میں فدا ماہِ عجم مہر عرب

جو دل ترا مانوس ہے ایمان کا فانوس ہے — بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ ماہ عجم مہر عرب

سب مقتدی تو مقتدا سب ملتجی تو ملتجیٰ — تو مبتدا تو منتہیٰ ماہِ عجم مہرِ عرب

ایوب رضا کی دعا اس کے سوا کیا ہو بھلا
چھوٹے نہ دامانِ رضا ماہِ عجم مہرِ عرب

سنے گا کون مری التجا حبیب لبیب

سنے گا کون مری التجا حبیب لبیب — بجز تمہارے شفیع الوریٰ حبیب لبیب

بھکاریوں کی ہے گنتی نہ تاجداروں کی — تمہارے در پہ ہے میلہ لگا حبیب لبیب

کوئی ہے نالہ کناں اور کسی کے لب پر آہ — کوئی ہے چپ کوئی محو لقا حبیب لبیب

کوئی ہے گوش بر آواز یارسول اللہ — اُٹھے کسی کے ہیں دستِ دعا حبیب لبیب

گناہگاروں کی محشر میں لاج رکھ لینا — کہ آپ ہی تو ہیں مشکل کشا حبیب لبیب

بھٹکتے پھرتے ہیں اہلِ غرض قیامت میں — غرض کسے ہے تمہارے سوا حبیب لبیب

ملوک ہی نہ رگڑتے ہیں سر ترے در پر — ملک ہیں ناصیہ فرسا سدا حبیب لبیب

عرب کے چاند اُدھر میں مرا سفینہ ہے — لگا دے ہاتھ مرے ناخدا حبیب لبیب

خزاں کا نام ونشاں بھی رہے نہ پھر باقی — جو تیرے کوچہ سے آئے صبا حبیب لبیب

خدا کی شان ہے اک وہ جو بامراد ہوئے — اور ایک ہم ہیں نہ آئی ندا حبیب لبیب

مرے کریم ادھر بھی ذرا کرم کی نظر — کہ ہر گدا کا ہے تو آسرا حبیب لبیب

صفیں درست کرو بینواؤ پڑھ لو درود — کہ آنیوالا ہے کانِ سخا حبیب لبیب

گدا نواز ہے دربار مانگ لے ایوب
کشادہ تجھ پہ ہے بابِ عطا حبیب لبیب

حبیب خدا آفتابِ رسالت

حبیب خدا آفتابِ رسالت مدینہ بلا آفتاب رسالت
جدھر تیرا لطف و کرم ہوگیا ہے دیا جگمگا آفتابِ رسالت
دلوں کی سیاہی مٹاتا ہے دم میں تصور ترا آفتابِ رسالت
مہ و مہر میں نور آیا کہاں سے ہے صدقہ ترا آفتابِ رسالت
ضیا باریاں چار جانب ہیں کس کی تمہاری شہا آفتابِ رسالت
تجھے سب ہے روشن تجھے سب عیاں ہے مرا مدعا آفتابِ رسالت
امنڈتی چلی آرہی ہیں گھٹائیں فنا کر فنا آفتابِ رسالت
یہ کس کی صدا آرہی ہے لحد سے جھلک دے دکھا آفتابِ رسالت
ستاروں کے جھرمٹ میں تو ماہِ تاباں رُسل میں ہو آفتابِ رسالت
شعاعیں سر پُل پہ آئیں کدھر سے چمکتا ہے کیا آفتابِ رسالت
چھٹا آبِ رحمت سے کالک جبیں کی کھڑے ہیں گدا آفتابِ رسالت
ابھی رو سیاہوں کا منھ ہو اُجالا پڑے گر ضیا آفتابِ رسالت

کرے التجا کس سے ایوب رضوی
مری منگنجی آفتابِ رسالت

کس شہنشاہ کی آمد ہے

کس شہنشاہ کی آمد ہے صبا آج کی رات کیوں براہیم میں کعبہ ہے جھکا آج کی رات
کس سخی کا ہے یہ کاشانۂ اقدس یارو آسرا تکتے ہیں ہر شاہ و گدا آج کی رات

ایک علم شرق دوم غرب سوم کعبہ پر
نصب جبریل امیں نے ہے کیا آجکی رات

قصر کسریٰ کے گرے برج یکایک کیسے
کیوں ہے شیطان پہاڑوں میں چھپا آجکی رات

ظلمتِ کفر مٹی تخت شیاطیں اُلٹے
سارے اصنام میں لرزہ ہے پڑا آجکی رات

بحر و بر سنگ و شجر حور و ملک جن و بشر
سب کے سب کس کے ہیں یہ محو لقا آجکی رات

سادہ تو وادی ہوا اور سما وہ دریا
کیسی بدلی ہے زمانہ کی ہوا آجکی رات

اے نسیم سحر کچھ تو سنادے مژدہ
کس گلستاں میں گزاری ہے بتا آجکی رات

دل عشاق کو بیتاب کیے دیتی ہے
بخدایہ تری مستانہ ادا آجکی رات

آج افلاک سے کیا ٹوٹ پڑینگے انجم
ان کو کس ماہ کا ہے شوقِ لقا آجکی رات

غیرتِ شمس و قمر کون ہے آنے والا
جگمگا جس نے خدائی کو دیا آجکی رات

ہے فلک نور فشاں فرش زمیں بقعۂ نور
جھومتا وجد میں ہے عرشِ علیٰ آجکی رات

کس طرف سے یہ نقیبوں کی صدائیں آئیں
مرحبا صلِ علیٰ صلِ علیٰ آجکی رات

دھوم یہ آمنہ خاتون کے گھر ہے کیسی
کچھ پتا تجھ کو ہے اے بادِ صبا آجکی رات

تھے ابھی گوش بر آواز کہ آواز آئی
جلوہ فرماتا ہے محبوبِ خدا آجکی رات

پڑھ لے ایوب کھڑے ہو کے صلاۃ اور سلام
تو اگر چاہتا ہے رب کی رضا آج کی رات

حامیٔ سنت اعلیٰ حضرت

دل میں بسا ہے قامتِ زیبا حامیٔ سنت اعلیٰ حضرت
چشمِ تمنا محوِ سراپا حامیٔ سنت اعلیٰ حضرت

کس سے کریں فریاد فدائی مالک و مولیٰ تیری دوہائی
تیرے سوا ہے کون ہمارا حامی سنت اعلیٰ حضرت

سارے براتی ہیں سرگرداں کون غریبوں کا ہے پُرساں
مشکلیں حل کر قادری دولھا حامی سنت اعلیٰ حضرت

بھیک سدا منھ مانگی پائی دیر ہے کیوں اس بار لگائی
میرے کریم سخی ان داتا حامی سنت اعلیٰ حضرت

کچھ کچھ بوئے کباب سی آئی آہ پھنکا تیرا سودائی
دل کی لگی کو بُجھادے مولا حامی سنت اعلیٰ حضرت

کب سے کھڑے ہیں ہاتھ پسارے بندہ نواز گدا بیچارے
اب تو کرم ہوجائے خدارا حامی سنت اعلیٰ حضرت

روز بروز ہے ابتر حالت حامی دیں ہے وقتِ حمایت
اُٹھئے مدد فرمایئے آقا حامی سنت اعلیٰ حضرت

دین کی نوبت ایسی بجائی جھوم رہی ہے ساری خدائی

لہرا سنادے ترے جھرا حامی سنت اعلیٰ حضرت

لطف و کرم فرمانے والے کب سے گدا کرتے ہیں نالے
تو نے کبھی نہیں ٹالا بالا حامی سنت اعلیٰ حضرت

کس سے بیاں ہوں تیرے مناقب کس کی سمجھ میں آئیں مراتب
شان ہے تیری ارفع و اعلیٰ حامی سنت اعلیٰ حضرت

ملفوظات احکامِ شریعت مکتوبات بہارِ شریعت
پند و نصائح تیرے وصایا حامی سنت اعلیٰ حضرت

سر پہ نبی کا تاج نیابت بر میں شہانہ قادری خلعت
رُخ پہ ترے حنفیہ سہرا حامی سنت اعلیٰ حضرت

قادریوں کی آنکھ کا تارا۔ رضویوں کا ملجا ماویٰ
اہلِ سنن کے گھر کا اُجالا حامی سنت اعلیٰ حضرت

آؤ نہالو حلقہ بگوشو میل کو دھولو خوب نکھر لو
رحمتِ حق کا ہے فوارہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

مانا عرب نے تجھ کو یگانہ گایا عرب نے تیرا ترانہ

مانے ہے تجھ کو سارا زمانہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

ثانی اذاں بیرونِ مسجد جمعہ کو دلوائی مجدد
سنت مُردہ کردی زندہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

چیخ پڑے چوٹی کے وہبڑے پھاڑدیئے ہر ایک کے جبڑے
خنجر حق کیا خوب چلایا حامی سنت اعلیٰ حضرت

طیبہ ہزاروں جا کے پھر آئے ہم بھی ہیں بیٹھے آس لگائے
دیکھئے کب تک آئے بُلاوا حامی سنت اعلیٰ حضرت

چلدیئے کر کے دفن اعزا ہوگئے رخصت سارے احبا
اب ہے فقط تیرا ہی سہارا حامی سنت اعلیٰ حضرت

پھیل رہی ہے کیسی ضلالت جلوہ دکھا اے شمعِ ہدایت
کردے خدارا جگ میں اُجالا حامی سنت اعلیٰ حضرت

وقتِ سفر دو بجکر اڑتیں ہے تاریخ صفر کی پچیس
جمعہ کے دن دُنیا سے سدھارا حامی سنت اعلیٰ حضرت

فانی فی اللہ باقی باللہ چشم کرم ایوب پہ للہ
مرشدِ برحق قبلہ و کعبہ حامی سنت اعلیٰ حضرت

غوث الاغواث

پار بیڑے کو لگا دیتے ہیں غوث الاغواث ڈوبی ناؤ کو تر ادیتے ہیں غوث الاغواث
میرے سرکار کی مٹھی میں ہیں عالم کے قلوب دم میں روتوں کو ہنسا دیتے ہیں غوث الاغواث

کچھ خبر تجھ کو ہے افسردگی نخلِ مراد
پھول مرجھائے ہرا کر دیتے ہیں غوث الاغواث

جس نے یاغوث مصیبت میں پکارا دل سے
کام سب اسکے بنادیتے ہیں غوث الاغواث

اولیاء ان کے قدم لیتے ہیں سر پر اپنے
ناز کرتے جو قبادیتے ہیں غوث الاغواث

لوحِ محفوظ میں تثبیت کا حق ہے حاصل
مرد عورت سے بنادیتے ہیں غوث الاغواث

قہر ایسا کہ جُدا چیل کا سر تھا دھڑ سے
مہر ایسا کہ اڑادیتے ہیں غوث الاغواث

ٹال دیتے ہیں اجل خواب دکھا کر آقا
اصل کی نقل دکھادیتے ہیں غوث الاغواث

یامغیث الفقرا بھیک ہمیں بھی ملجائے
دیر سے در پہ صدا دیتے ہیں غوث الاغواث

نام لیوا جو لحد میں کوئی گھبراتا ہے
تھپکیاں دیکے سلادیتے ہیں غوث الاغواث

قادریوں سے نکیرین بھلا کیا پوچھیں
کلمۂ پاک سکھادیتے ہیں غوث الاغواث

بخدا ایسی حمایت تو نہ دیکھی نہ سنی
پاؤں پھسلے تو جمادیتے ہیں غوث الاغواث

آسرا توڑ نہ ایوب نہ لا دل پہ ہراس
بخت خوابیدہ جگادیتے ہیں غوث الاغواث

یاصاحبِ معراج

ہم بھی ہیں گنہگاروں میں یاصاحبِ معراج
ہے نام طلبگاروں میں یاصاحبِ معراج

للہ ملے خوانِ کرم سے کوئی ٹکڑا
گنتی ہے نخواروں میں یاصاحبِ معراج

یہ جلتے ہیں جامِ مئے دیدار کے طالب
ہیں آپکے میخواروں میں یاصاحبِ معراج

بیتاب ہیں یوں ہجر کے مارے ہوئے جیسے
لوٹے کوئی انگاروں میں یاصاحبِ معراج

رشک آتا ہے ان طیبہ کے مرغانِ سحر پر — جو رہتے ہیں گلزاروں میں یاصاحبِ معراج

اللہ کے محبوب ہو تم اور میں خاطی — بندہ ہوں پرستاروں میں یاصاحبِ معراج

تم شمع ہو پروانوں میں سلطانِ دو عالم — تم چاند ہو سیاروں میں یاصاحبِ معراج

تم مالک و مختار ہو تم شافعِ محشر — عاصی میں خطاکاروں میں یاصاحبِ معراج

اب جانچ کھرے کھوٹے کی ہونے لگی آقا — ہلچل ہے سیہ کاروں میں یاصاحبِ معراج

بے یارو مددگار ہیں اتنا نہیں کوئی — بنجائے خریداروں میں یاصاحبِ معراج

اس واحدِ مطلق نے تجھے فرد بنایا — واللہ طرفداروں میں یاصاحبِ معراج

اب لاکھ کسوٹی پہ کسا جاؤں تو کیا غم — جب تو ہے خریداروں میں یاصاحبِ معراج

بے دینوں کا جس وقت گزر پُل سے ہو مولا — کٹ کٹ کے گریں غاروں میں یاصاحبِ معراج

کھوٹوں کا بھرم رکھ لیا بازارِ عمل میں — خود ہو کے خریداروں میں یاصاحبِ معراج

دم بھرتے ہیں تیرا ہی مرے مالک و مولیٰ — جتنے ہیں رضا کاروں میں یاصاحبِ معراج

مسکن کے لیے پاؤں میں صحرائے مدینہ — مدفن ہو تو کہساروں میں یاصاحبِ معراج

ایوب کا منھ کیا ہے کہ خود قادرِ مطلق
واصف ہے ترا پاروں میں یاصاحبِ معراج

اب تو بلا لے یاشہ بطحا کسی طرح

اب تو بلا لے یاشہ بطحا کسی طرح — میں دیکھ لوں وہ گنبدِ خضرا کسی طرح

ویسے تو منھ دکھانے کے قابل نہیں شہا — چلمن سے کاش کرلوں نظارا کسی طرح

دھونی رمائے بیٹھے ہیں یوں رہ گزر پہ ہم
لکھ جائے زائروں میں یہ چہرا کسی طرح

منگتا کا ہاتھ آگے کسی کے ترے سوا
پھیلا کبھی نہ پھیلے گا داتا کسی طرح

کشتی بھنور میں آن پھنسی ہائے میں چلا
اے ناخدا لگادے سہارا کسی طرح

منشا تمہاری کاتبِ تقدیر کا قلم
مرقوم جس کا مٹ نہیں سکتا کسی طرح

تائب ہو صدق دل سے مسلماں ہو منکرو
پھر کل نہ چل سکیگا بہانہ کسی طرح

یارب! حبیب بندوں کی خاطر ملول ہو
جس کا نہ دل کیا کبھی میلا کسی طرح

سائل کھڑے ہیں آس لگائے ترے حضور
بھردے کریم دستِ تمنا کسی طرح

ارمانِ حاضری ہے تقاضائے موت ہے
مہلت دلادے جانِ مسیحا کسی طرح

جا مرغ روح قابضِ ارواح کے سپرد
کیا اب بھی کم نہ ہوگا تقاضا کسی طرح

دم گھٹ رہا ہے قبر میں اس روسیاہ کا
اے آفتاب کردے اُجالا کسی طرح

ہو آئے سب کے پاس مگر شافعِ اُمم
تیرے سوا نہیں ہے گزارا کسی طرح

عاصی کھڑے ہوئے ہیں ندامت سے سر جھکائے
ہوجائے اس طرف بھی اشارا کسی طرح

ایوب کے عیوب کہاں تک شمار ہوں
طے کر بھی دیجئے یہ قضیہ کسی طرح

اے مرے طیبہ کے چاند

کس سے کروں التجا اے مرے طیبہ کے چاند
کون ہے تیرے سوا اے مرے طیبہ کے چاند

تو ہی نے تو سرورا روسیاہی دی مٹا
مونھ اُجالا کردیا اے مرے طیبہ کے چاند
فیض تیرا عام ہے ہر گھڑی اکرام ہے
میں بھی ہوں منگتا ترا اے مرے طیبہ کے چاند
سیدِ خیر الانام جملہ رسل کے امام
جلوۂ زیبا دکھا اے رے طیبہ کے چاند
دور کر بیباکیاں بندوں کی آزادیاں
گمرہوں کے رہنما اے مرے طیبہ کے چاند
چھایا ہے ابرِ غلیظ الامان والحفیظ
جلوہ فرمادے ذرا اے مرے طیبہ کے چاند
رحمۃ للعالمین یا شفیع المذنبیں
بس ترا ہے آسرا اے مرے طیبہ کے چاند
سرورِ پیغمبراں عیب پوش بندگاں
رحم کن برحالِ ما اے مرے طیبہ کے چاند
گورِ تیرہ جانِ زار اُف ہے کیسا انتشار
ابتو کردے چاندنا اے مرے طیبہ کے چاند
آہ جوارِ حبیب دیکھے کب ہو نصیب

لو لگی ہے سیدا اے مرے طیبہ کے چاند

کہتے ہیں ایوب سب واصفِ محبوب رب
شیخ ہے میرا رضا اے مرے طیبہ کے چاند

پیارے رضا تیرے بعد

کس سے فریاد کریں پیارے رضا تیرے بعد
کون پُرساں ہے غریبوں کا بھلا تیرے بعد

شام ہوتی ہے سحر ہوتی ہے لیکن مولا
زندگی کا نہ رہا کوئی مزہ تیرے بعد

تو نے ہم جیسے گنواروں کو نوازا ایسا
خلق انگشت بدنداں ہے شہا تیرے بعد

اہلسنّت پہ وہ احسان کیے ہیں تو نے
کوئی جچتا ہی نہ محسن ہے سوا تیرے بعد

لاڈلے غوث کے فریاد ہماری سن لے
ایک ہنگامۂ محشر ہے بپا تیرے بعد

دورِ حاضر میں کوئی حامیِ دیں تجھ سا ہے
ایک بھی ہم نے تو دیکھا نہ سنا تیرے بعد

آہ اس مچلے ہوئے دل کی بدولت آقا
جانے تقدیر میں کیا کیا ہے لکھا تیرے بعد

میں بھکاری ہوں ترا اے مرے غیرت والے
مانگتے غیر سے آتی ہے حیا تیرے بعد

تیرہ و تار ہے اے شمع ہدایت آجا
بدعت و شرک کی اُمڈی ہے گھٹا تیرے بعد

جائے رفتن ہے شہا اور نہ پائے ماندن
کیسی بدلی ہے زمانہ کی ہوا تیرے بعد

ہم میں کتنوں کو رہے تیرے وصایا ملحوظ
اور کس کس نے کیا عہد وفا تیرے بعد

ہائے ان آنکھوں نے کیا کیا ہیں مناظر دیکھے
کیا زمانہ تھا ترے سامنے کیا تیرے بعد

استفادہ کی ضرورت جو کبھی ہوتی ہے
کفِ افسوس ہیں ملتے علما تیرے بعد

بے ادب جائے ادب ہے کہ درِ والا پر
سرنگوں دیکھ تو ہیں اہلِ ولا تیرے بعد

اہلِ باطل کی ذرا خام سرائی دیکھو
کہ سمجھتے ہیں نہیں کوئی رہا تیرے بعد

ضرب پرضرب پڑی جب خبشا کے سر پر
افترا کرنے لگے بے سروپا تیرے بعد

تیرے اعدا میں رضا کوئی بھی منصور نہیں
بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

آلِ سادات کے اے ناز اُٹھانے والے
کیوں پریشان ہے ایوب ترا تیرے بعد

یا محبوب سبحان لے خبر

دل بھرا آتا ہے یا محبوب سبحان لے خبر
لے خبر شاہِ مدینہ اے مری جاں لے خبر

لے خبر سلطانِ عالم لے خبر سلطانِ دیں
لے خبر سردارِ کل محبوب رحماں لے خبر

گورِ تیرہ میں فقیر بے نوا کا کون ہے
ماہِ تاباں لے خبر ماہِ درخشاں لے خبر

پرسش اعمال کا ہے وقت مولا المدد
کھل رہی ہے مجرموں کی فردِ عصیاں لے خبر

کہہ رہا ہے یوں زبانِ حال سے ہر موئے تن
لے خبر اے تاجوالے شاہِ خوباں لے خبر

چشم برره۔ گوش بر آواز مولا المدد
صورتِ تصویر تکتا ہوں مری جاں لے خبر

یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین
تیرے صدقے تجھ پہ میری جان قرباں لے خبر

جا چکا تو قافلہ کب کا کھڑے ہم رہ گئے
ہاتھ ملتے سرورا اے جانِ جاں لے خبر

دیدۂ تر مضطرب ہیں روئے انور کے لیے
شافعِ محشر قرارِ بیقراراں لے خبر

تشنہ لب میں ہی نہیں ہوں شربتِ دیدار کا
مالک کوثر ہیں صدہا دل میں ارماں لے خبر

اے گلِ باغِ رسالت اے گلِ باغِ خلیل
بلبل شیدا ہے سرگرداں پریشاں لے خبر

آہ کچھ ایسی لگی سینے میں جاکر دم لیا
پھر بھی نکلے آجتک میرے نہ ارماں لے خبر

بلبلوں کی گل شمع پروانوں کو بندہ ہنوز
منتظر آقا تری صورت کا خواہاں لے خبر

بھینی بھینی میٹھی میٹھی ٹھنڈی ٹھنڈی خوشگوار
اے نسیم دلکشا اے فرحتِ جاں لے خبر

ہو کمر بستہ نہیں قاصد کا ہے ابتک پتہ
اے دلِ ناشاد چل سوئے بیاباں لے خبر

موجزن ہے خاکبوسی کیلئے دریائے عشق
سینۂ عشاق میں یا چشمِ گریاں لے خبر

کہہ رہی ہے یوں زباں گویا زبانِ حال سے
تجھ پہ روشن ہیں مرے سب رازِ پنہاں لے خبر

سیکڑوں رضوی زیارت سے مشرف ہوچکے
میں بھی ہوں ادنیٰ سگِ احمد رضا خاں لے خبر

کوچۂ یار دیکھ کر

قصرِ بہشت کیا کروں کوچۂ یار دیکھ کر
باغ و بہار خار ہیں پاک دیار دیکھ کر

گل کی مرے اگر تجھے ایک جھلک بھی ہو نصیب
نالے نہ پھر کبھی کرے بلبلِ زار دیکھ کر

دم پہ بنی تھی ہجر میں طالبِ دید کے مگر
جان میں جان آگئی ناقہ سوار دیکھ کر

دامنِ صبر ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے یا نبی
ورنہ کہے گی خلق کیا خستہ و خوار دیکھ کر

نخلِ مراد بارور ہونے نہ پایا تھا ابھی
جانِ مسیح میں چلا کچھ نہ بہار دیکھ کر

سینہ پہ اپنے ہاتھ رکھ چھیڑ نہ عندلیب تو
عاشقِ نامراد کو زار و قطار دیکھ کر

آ! کدھر سے اے صبا قبر پہ میری سچ بتا
مرغِ قفس تڑپ گیا رقصِ غبار دیکھ کر

قبلہ نما کی سوئی کو لاکھ ہٹاؤ سمت سے
رُخ نہ کسی طرف کرے جلوۂ یار دیکھ کر

حق رفاقتِ نبی ختم ہوا عتیق پر
راہ نہ پائی مارنے روزنِ غار دیکھ کر

سنتے ہو عاصیو صدا پیارے نبی کی برملا
قصر جناں خرید لو میرا مزار دیکھ کر

ماہ مدینہ میں فدا رُخ سے نقاب دے ہٹا
وحشت قبر ہے سوا تیرہ و تار دیکھ کر

شام ہوئی سحر ہوئی عمر یو ہیں بسر ہوئی
آیا ہوں تنگ اب تو میں لیل و نہار دیکھ کر

ایوب لے علی کا نام صبر سے کام لے مدام
یہ ہے ترا خیال خام آئے نہ پیار دیکھ کر

رضوی جھومتے کس دھوم سے

رضوی جھومتے کس دھوم سے لائے گاگر
تشنہ لب ٹوٹ پڑے سنکے صدائے گاگر

آج سرکار کا دریائے کرم جوش پہ ہے
ہاں ذرا جلدی قدم تیز بڑھائے گاگر

حسنی رنگ کی ساچق میں حسینی شربت
مرحبا صلِ علیٰ قادری لائے گاگر.

شور میخانہ رضوی میں ہے متوالوں کا
خم کے خم لوٹ دیئے آج بجائے گاگر

مکہ و طیبہ و بغداد مقدس ہوکر
لائیں مارہرہ سے خوشبو میں بسائے گاگر

چاندنا پھیل گیا ہوگئیں گلیاں روشن
جلوۂ ماہ ہے یہ یا ہے ضیائے گاگر

ہاں ذرا قادریو زور سے نعرہ لگ جائے
جان پہچان لیں سب اپنے پرائے گاگر

حشر میں پیاس سے جب آئیں زبانیں باہر
آبِ کوثر ہمیں بھر بھر کے پلائے گاگر

ہم سے ناکارہ کمینوں پہ کرم کی ہو نظر
لائے ہیں بر سرِ دربار سجائے گاگر

آن واحد میں ابھی ہوتی ہے مشکل آساں   دو قدم چل تو ذرا سر پہ اُٹھالے گاگر

کیوں نہ ہو ناز کہ سرکار کا منشا یہ ہے
آج ایوب ہمیں پڑھ کے سنائے گاگر

شاہِ جود و سخا غریب نواز

شاہِ جود و سخا غریب نواز   میرے مشکل کشا غریب نواز
اس طرف بھی ذرا کرم کی نظر   ہے لگا آسرا غریب نواز
ہر گھڑی فیض عام ہے تیرا   واہ کیا ہے عطا غریب نواز
در بدر کیوں تکیں کسی کا مونھ   جب ترا در ہے وا غریب نواز
ہم تو مانگیں گے مانگے جائیں گے   جم گیا بسترا غریب نواز
بھیک خواجہ ملے بھکاری کو   منتظر ہے گدا غریب نواز
تیرے در سے بھلا پھروں خالی   جب نہ کوئی پھرا غریب نواز
والی ہند یا معین الدین   المدد سیدا غریب نواز
تیری چوکھٹ پہ سر جھکاتے ہیں   اونچے اونچے سدا غریب نواز
درد مندوں کی چارہ سازی کو   وا ہے دارالشفا غریب نواز

حال دل کیا بیاں کرے ایوب
ہے عیاں مدعا غریب نواز

سلطان الہند غریب نواز

اجمیر کے باشی مورے پیا سلطان الہند غریب نواز
سن عرج موری کرمو پہ دیا سلطان الہند غریب نواز
مورے بیچ کر جوا ہوک اٹھے تورے دیکھن کو جیارا ترے
سپنے ہی میں بالم درس دکھا سلطان الہند غریب نواز
خواجہ تورے بل بل جاؤں خواجہ تورے پیاں لاگوں
موری سیدھ بندھا دے مورے پیا سلطان الہند غریب نواز
گہری ندیا بگڑی ہے ہوا ڈولت جائے موری نیا
بیڑے کو مورے پار لگا سلطان الہند غریب نواز
نوری منتی کرت ہوں اے بلماواری جاؤں چرنوں میں بلا
کیسن سے بہاروں میں انگنا سلطان الہند غریب نواز
نگری نگری میں ڈھونڈھ پھری جنگل جنگل میں کوک پھری
اب پاگ میں نہ چلنے کا جور رہا سلطان الہند غریب نواز
اپنی بپتی میں کاسے کہوں من میں آئی اجمیر چلوں
اس کارن میں نے جوگ لیا سلطان الہند غریب نواز
رجنوی کورنگ رجا بھایو کیا خوب گرد وانے پایو
پر روس گیو کہ لینو چھپا سلطان الہند غریب نواز

در منقبت حضرت رفیع المکانة عظیم البرکة سیدنا و مولانا ابوالقاسم شاہ جی اسمٰعیل حسن میاں صاحب مارہری قدس سرہ الشریف

شاہ جی بندہ نواز

سن لے میری التجا شاہ جی بندہ نواز
حاضر در ہے گدا شاہ جی بندہ نواز

ہے یہی اپنی صدا شاہ جی بندہ نواز
بھیک دے داتا بھلا شاہ جی بندہ نواز

حالِ دل سب ہے عیاں تم سے بھلا کیا نہاں
پیشوا و مقتدا شاہ جی بندہ نواز

حافظ قرآن پاک لے خبر روحی فداک
گمرہوں کے رہنما شاہ جی بندہ نواز

حامی دین متیں گھات میں ہیں مشرکیں
فتنہ و شر سے بچا شاہ جی بندہ نواز

صاف باطن صاف گو تھا نہ تجھ میں گومگو
صاف منھ پر کہہ دیا شاہ جی بندہ نواز

دھوم مچی چارسو شور ہے یہ کوبکو
قادری دولھا بنا شاہ جی بندہ نواز

ہائے قسمت کا لکھا جانے کیا کیا ہے بدا
رحم کن برحالِ ما شاہ جی بندہ نواز

اچھے تو اچھے ہیں وہ بچے تو بچے ہیں وہ
ہم بدوں کو لے نبھا شاہ جی بندہ نواز

جان و دل تم پر نثار جمع ہیں امیدوار
یک نظر بہرِ خدا شاہ جی بندہ نواز

حضرتِ خلد آشیاں لو خبر پسماندگاں
مضطرب ہیں سیدا شاہ جی بندہ نواز

بندۂ نادار ہوں حاضرِ دربار ہوں
کھول دے بابِ عطا شاہ جی بندہ نواز

غمزدوں کے غمگسار بیقراروں کے قرار
سن مری آہ و بکا شاہ جی بندہ نواز

قادری دربار ہے قادری سرکار ہے — قادری میلہ لگا شاہ جی بندہ نواز

یادگارِ صالحین یادگارِ کاملیں — یادگارِ اولیا شاہ جی بندہ نواز

خاطرِ عاطر ملول ہو نہ اولادِ رسول — ہے دعا یہ دائما شاہ جی بندہ نواز

کون ہے ایوب علی کس کو ہے یہ بے کلی

ہو نہ ہو کلب رضا شاہ جی بندہ نواز

ہو تمہیں اہلِ مدینہ ناقۂ اقدس

مبارک ہو تمہیں اہلِ مدینہ ناقۂ اقدس — کہ آتا ہے نبی پیارے کا پیارا ناقۂ اقدس

دو رویہ دست بستہ سر پہ تسلیم خم کرلو — اب آیا ہاں اب آیا لو وہ آیا ناقۂ اقدس

جسے ہر روز جاکر گھاٹیوں پر دیکھتے تھے تم — وہی ہے ہاں وہی آنکھوں کا تارا ناقۂ اقدس

رسولِ پاک راکب ساربان صدیق اکبر ہیں — نہ ہو کیوں مرتبہ تیرا دوبالا ناقۂ اقدس

چلو خاکِ شفا لے آئیں اپنے دردِ ہجراں کی — کہیں مل جائے گر نقشِ کفِ پا ناقۂ اقدس

کوئی بیتاب ہو کر آنکھیں ملتا تھا رکابوں سے — کوئی خاموش تھا محوِ سراپا ناقۂ اقدس

کسی جانب سے آتی تھی صدا ارماں نصیبوں کی — اِدھر بھی دو قدم جلوے خدارا ناقۂ اقدس

مچی تھی دھوم گھر گھر الغرض سارے مدینہ میں — کھڑے تھے سیکڑوں بہرِ نظارا ناقۂ اقدس

ہر اک کی یہ تمنا تھی ہر اک کی تھی یہی خواہش — کہ میرے ہی یہاں ہو جلوہ فرما ناقۂ اقدس

ہوا ارشاد والا یوں وہی ہے میزباں اپنا — کہ جسکے گھر پہ ٹھہرے گا ہمارا ناقۂ اقدس

تبرک ہو عطا ایوب کو ایوب انصاری

کہ آپ ہی کے یہاں تو آ کے ٹھہرا ناقۂ اقدس

شافع محشر کے آس پاس

عاصی کھڑے ہیں شافع محشر کے آس پاس
بحرِ کرم ہے امتِ سرور کے آس پاس

فریاد العطش ہے ہر اک کی زبان پر
میلہ لگا ہے ساقی کوثر کے آس پاس

منزل کڑی ہے راہِ عدم پیش الغیاث
غمخوار ہے نہ کوئی مسافر کے آس پاس

زاہد طوافِ کعبہ میں عشاق کیا ملیں
وہ تو ملیں گے روضۂ انور کے آس پاس

حلقہ کیا ہے حلقہ بگوشوں نے اس طرح
انجم ہوں جیسے ماہِ منور کے آس پاس

تنہا اِدھر امام اُدھر فوجِ اشقیا
نرغہ کیا ہے سبطِ پیمبر کے آس پاس

صدہا کو بارِ سر سے سبکدوش کر دیا
پشتے لگے ہیں دیکھو تو اکبر کے آس پاس

قرباں اُحد میں ہو گئے جانباز شیر دل
کھا کھا کے تیر سینوں پہ سرور کے آس پاس

کیسے قرار قبر میں ہو بے قرار کو
لاکھوں پڑے حجاب ہیں مضطر کے آس پاس

پھیری لگانے والے مدینے کے رات دن
پروانہ وار پھرتے ہیں ہر در کے آس پاس

ایوب تو بھی جا کے قدم کیوں نہ چوم لے
حرماں نصیب پھرتے ہیں زائر کے آس پاس

دل زار کی خواہش

کیا عرض کروں کیا ہے دل زار کی خواہش
ظاہر ہے شہا طالب دیدار کی خواہش

نزدیک ہو یا دور ہو ہر شاہ و گدا کو
ہے تیرے ہی دربار دُرر بار کی خواہش

حیرت سے جسے تکتی ہے اے جانِ مسیحا
وہ تو ہی تو ہے نرگس بیمار کی خواہش

عشاق ترے سینچتے ہیں آبلہ پا سے
جب دیکھتے ہیں وادی پر خار کی خواہش

وابستہ ہے دامن سے ترے شافع محشر
ہر ایک سیہ کار گنہگار کی خواہش

نادان ہیں جو سایۂ اشجار کو ڈھونڈھیں
دانا ہیں جنہیں سایۂ دیوار کی خواہش

جامِ مئے دیدار برابر تو دیئے جا
جب تک نہ ہو پوری ترے سرشار کی خواہش

تم چاہو تو باقی نہ رہے کوئی تمنا
تم چاہو تو موقوف ہو ہر بار کی خواہش

حالت دل مضطر کی دم نزع نہ پوچھو
موقع ہے نہ مہلت ہے نہ اظہار کی خواہش

رضوی لیے یوں آتے ہیں روضہ پہ جنازہ
تھی پیارے رضا تیرے رضا کار کی خواہش

ایوب کے ارمان بھرے دل کو جو دیکھا
خواہش ہے تو بس ایک درِ یار کی خواہش

ایمان کی یہ بات ہے ایمان ہو

ایمان کی یہ بات ہے ایمان ہو خالص
اسلام یہ کہتا ہے مسلمان ہو خالص

یہ کیا کہ ہوئے تائب ادھر توڑ دی توبہ
دل سے ہو اگر عہد تو پیمان ہو خالص

یوں نام کے شیدائی ہیں دُنیا میں ہزاروں
پر شیفتہ وہ ہے جسے ارمان ہو خالص

بے دینوں کی صحبت سے رہو دُور ہمیشہ
کہلاتے ہو انسان تو انسان ہو خالص

اعداء سے عداوت ہو اَحبا سے محبت
اسلام کے فرزند کی یہ شان ہو خالص

تائب ہو کھلا ہے در توبہ ابھی غافل　　موقع ہے ارے تابع فرمان ہو خالص
کچھ شرم ہے غراتے ہو کھا کھا کے اُسی کا　　حق یہ ہے کہ تم سب کے سب شیطان ہو خالص
گر زمرۂ عشاق میں لکھوانا ہے چہرہ　　قرآن پہ سو جان سے قربان ہو خالص
طیبہ کے منازل میں ہو کس بات کا کھٹکا　　جب زائر و سرکار کے مہمان ہو خالص
یہ حور و ملک جن و بشر کچھ بھی نہ ہوتے　　مولا مرے دارین کی تم جان ہو خالص

چاندی تو اسی کی ہے کہ بازارِ عمل میں
ایوب کھرے مال کی دُکان ہو خالص

مرے بغداد والے غوث پاک

اے مرے بغداد والے غوث پاک　　اے مرے گھر کے اُجالے غوثِ پاک
ہم بدوں کو بھی نبھالے غوثِ پاک　　اپنے دامن میں چھپالے غوثِ پاک
نامرادوں کو مُرادیں دیجیے　　کر رہے ہیں آہ و نالے غوثِ پاک
دستگیرا عیب پوشِ بندگاں　　بندۂ در کو نبھالے غوثِ پاک
ٹھوکریں کھاتے رہیں کب تک یہاں　　آستانہ پر بُلالے غوث پاک
گلشنِ بغداد ہو اور یہ گدا　　حسرتیں دل کی نکالے غوثِ پاک
مجھ نکمے کے عمل پیران پیر　　سب تمہارے ہیں حوالے غوثِ پاک
بیکسوں کا کون ہے پُرسان حال　　تو ہی پالے یا نہ پالے غوثِ پاک
میں چلا کشتی بھنور میں آگئی　　ناخدا بہرِ خدا لے غوث پاک

اولیا ابدال اقطابِ جہاں ۔۔۔ تجھ سے پاتے ہیں قبالے غوثِ پاک

سیدا وہ پاک ارضِ محترم ۔۔۔ پڑگئی نجدی کے پالے غوثِ پاک

کیسے کیسے ظلم اس ملعون نے ۔۔۔ خلق پر توڑے نرالے غوثِ پاک

کیا مشیت ہے فنا ہوتا نہیں ۔۔۔ کیسے ڈیرے اس نے ڈالے غوثِ پاک

چور کو ابدال تم نے کردیا ۔۔۔ ہر زوالے را کمالے غوثِ پاک

جب عمل ایوب کے تلنے لگیں

بارِ عصیاں کو اُٹھالے غوثِ پاک

صبر کر کیوں ہے بے کلی اے دل

صبر کر کیوں ہے بے کلی اے دل ۔۔۔ اب کھلی اب کھلی کلی اے دل

مجھ کو رُسوا مری زباں نے کیا ۔۔۔ کاش پہلے کتر نہ لی اے دل

در در تیرا پھرے کوئی حیراں ۔۔۔ مارا مارا گلی گلی اے دل

پھونک دے کیوں نہ ایسی سلگن سے ۔۔۔ بو پھر آئی جلی جلی اے دل

در حقیقت وہ شاہراہ پہ ہے ۔۔۔ جس نے طیبہ کی راہ لی اے دل

بے خطر داخل جناں ہوگا ۔۔۔ جس نے طیبہ کی راہ لی اے دل

خیر مقدم کرے بہشتِ بریں ۔۔۔ جس نے طیبہ کی راہ لی اے دل

جو گزرنا تھی وہ گزر ہی گئی ۔۔۔ خیر جیسی بُری بھلی اے دل

اب تو طیبہ کی خاک چھانیں گے ۔۔۔ مست و بیخود گلی گلی اے دل

کیوں ہے ایوب اس قدر خائف
جب ہیں سایہ فگن علی اے دل

نہیں عمر غافل گنوانے کے قابل

نہیں عمر غافل گنوانے کے قابل — عمل کچھ تو کر لے دکھانے کے قابل
یہ دُنیا نہیں مزرعۂ آخرت ہے — بتا کیا ہے بویا اُگانے کے قابل
نہ طاعت سے مطلب نہ خوف الٰہی — یہی موتھ ہے جنت میں جانے کے قابل
گنہگار بندوں کے حامی و یاور — بہرحال ہم ہیں نبھانے کے قابل
خدا نے خدائی پہ جلوے کی خاطر — تجھے چُن لیا جگمگانے کے قابل
اگر تو نہ پل پر مددگار ہوتا — بھلا کون تھا پار جانے کے قابل
بہت امتحاں ہو چکے ہائے میرے — نہیں اب شہا آزمانے کے قابل
نہ بیتاب ہو، تاب اے دل نہیں ہے — ستا اس کے جو ہو ستانے کے قابل
تمنا ہے محشر میں اتنی خدارا — ثنا میں زباں ہو سنانے کے قابل
شہا اپنے نامے کو کیسے سناؤں — عمل تو ہیں سارے چھپانے کے قابل
مدینے میں گر موت آئے تو جانوں — مرے جرم ہیں بخشوانے کے قابل
ترے نام لیوؤں میں، کل روزِ محشر — میں ہو جاؤں گنتی گنانے کے قابل

حقیقت میں ایوب دل کی تو یہ ہے
کہ طیبہ ہی بس ہے بسانے کے قابل

وصف کیا میں رقم غوثِ اعظم

کروں وصف کیا میں رقم غوثِ اعظم — قلم ہے ندامت سے خم غوثِ اعظم

سراپا ہیں شاہِ امم غوثِ اعظم — کہ حسنین ہیں یاں بہم غوثِ اعظم

دلوں کے ارادے تمہاری نظر میں — عیاں تم پہ سب بیش وکم غوثِ اعظم

لٹیروں نے توبہ ترے ہاتھ پر کی — کیا عہد کھائی قسم غوثِ اعظم

بچانا ہمیشہ بری خصلتوں سے — مجھے اے جمیل الشیم غوثِ اعظم

بسا پیارا پیارا ہے نقشہ تمہارا — اُٹھے ہوک ہے دمبدم غوثِ اعظم

بھکاری کھڑے آسرا تک رہے ہیں — ملے بھیک عالی ہمم غوثِ اعظم

یہی کیمیا کہ ہو پاس جس کے — تری خاکِ پاکِ قدم غوثِ اعظم

مُرادوں کے برلانے والے دوہائی — نہیں تاب رنج والم غوثِ اعظم

گدائی ملے تیرے در کی تو جانوں — کہ رکھتا ہوں جاہ وحشم غوثِ اعظم

گرائے ہیں نرگس نے شبنم کے آنسو — تصور میں ہے چشم نم غوثِ اعظم

مجھے ہے قیامت میں تیرا سہارا — رہے لاج رکھنا بھرم غوثِ اعظم

جسے دیکھو دوڑا چلا آرہا ہے — تمہارے ہی زیرِ علم غوثِ اعظم

ترا نام لے کر جو نعرہ لگایا — مہم سر ہوئی ایک دم غوثِ اعظم

تری شان ہو کیوں نہ ارفع واعلیٰ — ہے سر سربلندوں کا خم غوثِ اعظم

نہ جائے گا دوزخ میں بندہ تمہارا — یقیں ہے خدا کی قسم غوثِ اعظم

وہابی روافض خوارج نصاریٰ — ہوں فی النار سب ایک قلم غوثِ اعظم

عمل تو وہ جیسے رضا کا ہوں بندہ — یہی بس ہے وجہ اتم غوثِ اعظم

حرم کی زمیں اور نجدی کا قبضہ — ستم ہے ستم ہے ستم غوثِ اعظم

مری لاش کو ڈال دو رہگزر میں — کہ پڑ جائے خاکِ قدم غوثِ اعظم

لرزتا ہے خورشید ہیبت سے تیری — ہے محتاج مہر و کرم غوثِ اعظم

سلامی کو آتے ہیں ڈرتے جھجکتے — مہ و مہر دونوں بہم غوثِ اعظم

محبت نہ ہو دل میں تیری تو بیشک — ہے یکساں وجود و عدم غوثِ اعظم

ملا حکم اچھوں کو جنت میں جائیں — تو عاصی پکارے کہ ہم غوثِ اعظم

علی ہیں شجر اور حسنین شاخیں — انھیں کی ہے شاخِ قلم غوثِ اعظم

تمام اولیا ہالہ ہیں قطب تارے — ترے گرد ماہِ عجم غوثِ اعظم

عدد نام اقدس کے دو نو ملائے — ہوئی گیارہویں لاجرم غوثِ اعظم

علی کے عدد ایک سو دس ہیں لیکن — ہے نقطہ میں نکتہ رقم غوثِ اعظم

حسین و حسن کے عدد دیکھنے سے — نظر آئیں ان میں حکم غوثِ اعظم

کہ یوں بارہویں گیارہویں ہو رہی ہے — کیا آٹھ کو کالعدم غوثِ اعظم

فنا قلب سے جب ہوئے سارے نقطے — صدا دی رضا نے منم غوثِ اعظم

صفر میں سفر اس لیے ہے رضا کا — رہے قرب خیر الامم غوثِ اعظم

محرم صفر پھر مبارک مہینہ ہوئے خوب یکجا بہم غوثِ اعظم
مبارک ہو رضوی تمہیں بزم رضوی طفیلِ شفیعِ امم غوثِ اعظم

جو تھا پاس ایوب کے نذر لایا
صلہ بھی ہو حسب کرم غوثِ اعظم

دوارے نوری میاں

تورے آئی ہوں دوارے نوری میاں مورے جگ اُجیارے نوری میاں
جوت پڑتے ہی توری دھوم مچی چھائے بدرا تھے کارے نوری میاں
تورے چرنوں میں آئی راج دھنی دونوں ہاتھ پسارے نوری میاں
میاں پیاں پروں توری منتی کروں جاؤں بل بل تہارے نوری میاں
موری نیا اُدھر میں ڈوب نہ جائے مورے کھیون ہارے نوری میاں
توری پر جاپت اب کا سے کہے مورے راج دولارے نوری میاں
پیاسگری نگریا ڈھونڈھ پھری کون دیس سدھارے نوری میاں
رین اندھیری چندر ما تمرے بنا کاٹوں گن گن تارے نوری میاں

کیا ہے رجوی تہاری بات بنی
ہیں رجا پاس تھارے نوری میاں

اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں درس دکھادو میں جاؤں بلہاریاں
کو ہے پیا تو سے ریت ملن کی رجوا بتادے موہے ڈاروں گلے بہیاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں
مشکلوں کو تو نے آساں کردیا اے رضا مشکل کشا دیکھا تجھے
دردِ فرقت کی دوا کردیجئے درد اور دُکھ کی دوا دیکھا تجھے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں
سگرے براتی تورے دوارے ہیں ٹھارے دولھا دکھادے موہے میٹھی نجریاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں
غرفہ سے ذرا جھانک کے یہ جلسہ تو دیکھو عشاق اڑے ہیں کہ نظارہ ہو تمہارا
ہم ایسے گنہگاروں پہ خفگی کی نظر ہے جو نیک ہے یا بد ہے وہ بندہ ہے تمہارا
کہاں پسار ینگے اپنے دامن اور کھائینگے اب کدھر کے ٹکڑے
بھکاریوں کے تو مونھ لگے ہیں تمہارے اس پاک در کے ٹکڑے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں
ایسو اچانک پیا کھینچ بھنور سے ٹوٹ جائے کہیں موری نہ بہیاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

بالم تم ہو اونچی اٹریاں ہم چڑھیاں کھائیں لڑھکیاں
بیاں پکڑ لو پیاں پروں میں تم بن چین نہ آوت ہے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

احمد جیاؤ الدین عرب میں باجے ہندی پکاریں تو ہے امام سیاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

اعلیٰ حضرت سگرے باجے دنیا واکو مجدد مانے
ناؤں جیاؤ الدین احمد ہے جگت امام کہاوت ہے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

رجوی جوگنیا کا لہرا سنن کو گھونگھٹ اُٹھادے گرو پروں میں پیاں
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

بالم نیچو گھونگھٹ کھینچو نینا ترس گئے درشن کو
کیوں ری سکھی میں کیسے مناؤں پی تو روسو جاوت ہے
اعلیٰ حضرت ذرا کھولو کوڑیاں

سرکار مچل جانے دو

آج تو قدموں پہ سرکار مچل جانے دو دلِ ناشاد کے ارمان نکل جانے دو
بے بدل تم تو ہو یکتائے زمانہ مولا رنگ بدلا ہے زمانہ کا بدل جانے دو
اور بھی کوئی نہیں تم کو گوارا ہوگا جسکے سینے میں لگی ہو اُسے جل جانے دو

روکتے کیوں ہو ارے روکنے والو مجھ کو
کام بگڑے ہوئے عاصی کے سنبھل جانے دو

نالے اُٹھ اُٹھ کے ہوئی جاتی ہیں آنکھیں لبریز
اپنے دل کھول کے چشموں کو اُبل جانے دو

پوچھتے کیا ہو نکیرین لحد میں مجھ سے
میرا حامی ابھی آیا کوئی پل جانے دو

درد دُکھ رنج و مصیبت مرے اعلیٰ حضرت
جیسے ٹلتے رہے اب تک یوہیں ٹل جانے دو

جب فرشتوں نے طلب نامۂ ایوب کیا
اعلیٰ حضرت نے کہا خیر بسَل جانے دو

نہیں فرقت تمہاری اب گوارا

نہیں فرقت تمہاری اب گوارا یارسول اللہ
یہ دل بے چین ہے بہرِ نظارا یارسول اللہ

مری حرماں نصیبی خوش نصیبی سے بدل جائے
جو ہو جائے تمہارا اک اشارا یارسول اللہ

خدارا تاج والے لے خبر خانہ بدوشوں کی
نہیں اب ہند میں اپنا گزارا یارسول اللہ

میں ہوں نادار اے مولا تری رحمت کا طالب ہوں
مری قسمت کا چمکا دے ستارا یارسول اللہ

پڑا بحرِ الم میں رات دن غوطے لگاتا ہوں
نہیں ملتا کسی صورت کنارا یارسول اللہ

مری جانب سے اے قاصد بصد آداب یوں کہنا
تڑپتا ہے تپ فرقت کا مارا یارسول اللہ

پریشاں حال ہے عاصی ترا میدانِ محشر میں
مدد کا وقت ہے آجا خدارا یارسول اللہ

مجھے ابر کرم کا ایک چھینٹا ہے فقط کافی
حضور داورِ محشر تمہارا یارسول اللہ

درِ اقدس پہ سر رکھتے ہی قصہ پاک ہو جائے
خدارا یارسول اللہ خدارا یارسول اللہ

گروہ قادری کا حشر میں جب ہو گزر پُل سے
تو ہو وردِ زباں نعرہ تمہارا یارسول اللہ

چھپا خورشید تیرے اک اشارہ میں پلٹ آیا
کہ ہو داب رسالت آشکارا یارسول اللہ

عرب والوں میں ہے چرچا عجم والوں میں ہے شہرہ
تمہارا یارسول اللہ تمہارا یارسول اللہ

نہ جانو اجنبی مجھ کو سگانِ کوچۂ طیبہ
لکھا ہے دیکھ لو یہ نام پیارا یارسول اللہ

خدا رکھے سلامت مصطفےٰ حامد رضا خاں کو
کہ میری زندگی کا ہیں سہارا یارسول اللہ

ہجومِ عاشقاں ہے تیرے کوچہ میں ہزاروں کا
نکلا ایوب رضوی کو خدارا یارسول اللہ

مجرم پہ نظر مولا ہو جائے کریمانہ

مجرم پہ نظر مولا ہو جائے کریمانہ
محشر میں بجز تیرے اپنا بھی ہے بیگانہ

فیاض ہے تو ایسا اے ساقی میخانہ
مینوش چلے آتے ہیں جھومتے مستانہ

محتاج غریبوں کو دم بھر میں غنی کر دے
صدقے میں تیرے آقا کیا شان ہے شاہانہ

انوارِ الٰہی کے تم مظہرِ کامل ہو
تم شمعِ حقیقت ہو کونین ہے پروانہ

ہم درد کو پہلو میں دابے ہیں شہا کب سے
ہمدرد نہیں ملتا کس سے کہیں افسانہ

ہو تجھے شفا دم میں دم آتا ہے بیدم میں
محبوب خدا کا ہے کیا خوب شفا خانہ

ہم تشنہ لبوں پر بھی للہ کرم ساقی
لبریز ہوا جاتا ہے عمر کا پیمانہ

ناکامی میں شک کیا ہے کچھ پاس نہیں اپنے
ہاں تیرے رضا کا ہے بس پاس یہ پروانہ

ہستی کو مٹا ڈالا گم ہو گیا وہ تجھ میں
جس جس کے لگا مونھ کو ساقی ترا پیمانہ

کس فکر میں بیٹھا ہے تکتا ہے سہارا کیا
اٹھ میرے اکیلے چل کر ہمتِ مردانہ

عرفات کے میداں میں عشاق کا مجمع ہے
یہ شب ہے شبِ عرفہ محفل ہے یہ سالانہ

یوں بستیاں لاکھوں ہیں پر دل کی اگر پوچھو آباد مدینہ ہے جسمیں ہے نبی خانہ
کاشانۂ اقدس سے کاش آئے ندا یارب
ایوب ترا ہمکو مقبول ہے نذرانہ

آنکھوں میں بسا ہے

آنکھوں میں بسا ہے مرے گلزارِ مدینہ اور دلمیں رچا ہے مرے دربارِ مدینہ
ہے گرمیوں پخوب ہی بازارِ مدینہ سرکارِ مدینہ ہے خریدارِ مدینہ
یہ سر ہو مرا اور در و دیوار مدینہ یہ دل ہو مرا مہبطِ انوارِ مدینہ
آنکھیں ہی مری طالب دیدارِ مدینہ للہ بلالو مجھے سرکارِ مدینہ
اُجڑے ہوئے ویرانہ کو کیجئے مرے آباد اے عرش نشیں مالک و مختار مدینہ
تم چاہو تو اے نورِ خدا یہ دلِ تیرہ ہوجائے ابھی مطلعِ انوارِ مدینہ
ممکن نہیں منگتا پھرے مایوس یا محروم این کار مدینہ و نہ آں کارِ مدینہ
دنیا میں دکھادے کوئی اُخریٰ میں بتادے ہے کون نہیں ہے جو غمخوارِ مدینہ
اچھے تو وہ اچھے ہیں بدوں کو بھی نبھالے کونین کے دولہا شہِ ابرارِ مدینہ
للہ کرم کر مرے ویرانہ دل پر اُجڑا ہوا دل ہو مرا دربارِ مدینہ
میں رُخ نہ کروں باغِ ارم باغِ جناں کا ملجائے اگر رہنے کو کہسارِ مدینہ
ہو جس میں ترا آبِ دہن اے مرے مولا کوثر سے فزوں ہمکو وہ آبار مدینہ
بہہ جائیں نہ چشمے مری چشموں سے لہو کے لو یاد پھر آئیں مجھے انہارِ مدینہ

انہارِ جناں سے بھی فزوں رتبہ ہے انکا
انہارِ مدینہ ہیں یہ انہارِ مدینہ

زندانیوں کے عقدہ کشا پیارے خبر لے
مضطر ہیں پریشاں ہیں طلبگارِ مدینہ

یارب مجھے وہ طاقتِ پرواز عطا کر
روزہ ہو جو کعبہ میں تو افطارِ مدینہ

للہ بلالو مجھے للہ بلا لو
سرکار مدینے مرے سرکارِ مدینہ

بڑھتا ہی رہے شوق زیارت کا ہمیشہ
اچھا نہ ہو یارب کبھی بیمارِ مدینہ

میں عمر میں سوبار زیارت کروں پھر بھی
کھٹکا ہی کرے دل میں مرے خارِ مدینہ

تھک جاؤں اگر راہ میں اے قافلہ والو
یہ کہنا کہ اے قافلہ سالارِ مدینہ

لیجائیں فرشتے مرے لاشہ کو اٹھا کر
مرجاؤں اگر میں پسِ دیوارِ مدینہ

اے مرغِ قفس شوق سے پرواز کر اس دم
جب سامنے ہو گنبدِ سرکارِ مدینہ

اُس موت پہ سو جان سے ہوجاؤں میں قرباں
مدفن کے لئے پاؤں اگر غارِ مدینہ

ایوب نہ مایوس ہو تو کلبِ رضا ہے
تجھ پر ہے سدا رحمتِ سرکارِ مدینہ

بگڑی میری بنادے خواجہ

بگڑی میری بنا دے خواجہ
ٹوٹی آس بندھا دے خواجہ

ہر کرم کا کوئی چھینٹا
آگ لگی ہے بجھا دے خواجہ

ہند کے والی تیری دوہائی
بخت سیہ چمکا دے خواجہ

کب تک ہجر کے صدمے جھیلیں
باغِ امید کھلا دے خواجہ

کچھ نہیں بھاتا دل کو میرے　　غم کے پہاڑ ہٹا دے خواجہ
خالی جھولی داتا بھردے　　دستِ کرم کو بڑھا دے خواجہ
کان لگے ہیں تیری ہوں پر　　دیر ہے کیا فرما دے خواجہ
روضۂ پاک سے باہر آ کر　　پیارے بول سُنا دے خواجہ
صبر کا پھل سُنتے ہیں میٹھا　　کاش مجھے بھی دلا دے خواجہ
کون ہے جو اس در سے پھرا ہے　　خالی ہاتھ بتا دے خواجہ

کلبِ رضا ایوب کی عرضی
سُن کر صاد بنادے خواجہ

دو عالم پہ جاری حکومت تمہاری

دو عالم پہ جاری حکومت تمہاری　　زمانہ پر روشن وجاہت تمہاری
سمجھ سے ورا شان و شوکت تمہاری　　خدا جانتا ہے حقیقت تمہاری
یہ کس چاند کی چاندنی چارسو ہے　　خدا کی قسم ماہِ طلعت تمہاری
زمیں آسماں کچھ بھی پیدا نہ ہوتا　　نہ ہوتی جو منظور خلقت تمہاری
حبیبِ خدا تاجدارِ مدینہ　　عجب پیاری پیاری ہے صورت تمہاری
شہا کوئی تم سا ہوا ہے نہ ہوگا　　کہ واحد کو منظور وحدت تمہاری
صباحت ملی حق سے یوسف کو بیشک　　مگر ہے زیادہ ملاحت تمہاری
اُجالا زمانہ میں پھیلا رہی ہے　　کرن آفتابِ رسالت تمہاری

پڑھا سنگریزوں نے کلمہ تمہارا
تو اشجار نے کی اطاعت تمہاری

نگاہِ کرم اس طرف بھی خدارا
کہ ہر نیک و بد پر ہے رحمت تمہاری

کٹی عمر ساری ہے لہو لعب میں
اب آگے ہے آقا وساطت تمہاری

فقیروں کے ملجا غریبوں کے ماویٰ
نہیں پھیرنے کی ہے عادت تمہاری

خدا جانے کیا کیا خطائیں ہماری
چھپائیگی محشر میں شفقت تمہاری

یہ مانا سزا وار ہم ہیں سزا کے
مگر قلب میں ہے محبت تمہاری

ہے اسلام پر وقت مولا دوہائی
عجب کشمکش میں ہے امت تمہاری

کیا ہر طرف سے ہے اعدا نے نرغہ
بھری ہے دلوں میں عداوت تمہاری

قیامت میں اے منکر و دیکھنا ہے
کہ ہوتی ہے کیسے مرمت تمہاری

ارے جن سے ٹھانی ہے تم نے عداوت
اُنھیں سب روشن خباثت تمہاری

پڑے کیوں ہیں غفلت کے آنکھوں پہ پردے
جہنم میں جھوکے گی غفلت تمہاری

فراموش احسان کرتے ہو کس کے
جسے یاد ہے زیر تربت تمہاری

دو عالم کے سردار نے روتے روتے
گزاری ہیں راتیں بدولت تمہاری

تمہاری ہی خاطر تو دنیا میں آئے
وہاں پر بھی ہوگی حمایت تمہاری

دو عالم کی رحمت نبی ہیں ہمارے
بھلا چاہیں گے وہ ہلاکت تمہاری

نہ مایوس ہو عاصیو دیکھ لینا
کرینگے وہ بیشک شفاعت تمہاری

عجب کیا جو سرکار فرمائیں تم سے
بلاؤ کہاں ہے جماعت تمہاری

ہو کیوں متحمل خوف کس بات کا ہے نہیں دیکھی جاتی یہ حالت تمہاری
ذرا مونھ سے بولو نظر تو اٹھاؤ نہیں ہے گوارا ندامت تمہاری
کہو جو تمنا ہو دل میں تمہارے رہے کوئی باقی نہ حسرت تمہاری
ارے تم تو احمد رضائی ہو میرے مرا چین و آرام راحت تمہاری
چلو حوضِ کوثر پہ شربت پلائیں کہ ہوجائے سب دور کلفت تمہاری
اُتر جاؤ بے خوف پُل سے غلامو کہ ہے منتظر کب سے جنت تمہاری

بہت صبر ایوب رضوی کیا ہے
چمکتی ہے لو آج قسمت تمہاری

یاعبدالقادر جیلانی

سیّاں تو بسے پردیس میں جا۔ یا عبدالقادر جیلانی
اب کا سے کہوں اپنی بپتا۔ یا عبدالقادر جیلانی

پیرن کے پیر مہاراجہ۔ چیری ہوں رجا کی تن داتا
موری کون بندھاوے دھیر پیا یا عبدالقادر جیلانی

سب اپنی اپنی گاوت ہیں ہم نینن نیر بہاوت ہیں
کودمو کو بتادے داکو پتا یا عبدالقادر جیلانی

سونا جنگل، سونی نگری پیتم ہمری سدھ بدھ دسری
گھبراوت ہے رلجہ پرجا۔ یا عبدالقادر جیلانی

کل سے بیکل۔ کل سے کل تھی۔ جب کل نہ رہی پھر کل کیسی
کل کل کلپے گر گر بر کرپا یا عبدالقادر جیلانا
سگری سکھیاں للچاوت ہیں پیا کون نگر میں براجت ہیں
بگداد کے باشی ان داتا یا عبدالقادر جیلانی
کیا ہمرے رجا کی مورے پیا سنسار میں باجی بانسریا
رہ رہ کے موہے آئے لہرا یا عبدالقادر جیلانی
گم کے بدرا کالے کالے ندیا گہر تیا ہالے
کھیون ہارے موہے پار لگا یا عبدالقادر جیلانی
مینگھا برسے بدرا گرجے بجلی چمکے جیارا لرجے
رکھ لاج لدا سر پہ ٹانڈا یا عبدالقادر جیلانی
پتیم تورے پیّاں لاگوں تن من دھن سب تو پہ واروں
موہے میرلے اپنو مہاراجہ یا عبدالقادر جیلانی
جگ مگ جگ مگ جگ کردینوگم سگر جگت کو سر لینو
ہم بھی ہیں چکورن میں چندا یا عبدالقادر جیلانی
بطحا باشی جگ اُجیارے ایوب انصاری کے دوارے
تم آؤ بلم رجوتی انگنا یا عبدالقادر جیلانی

پیارے رضا کی گگریا آئی

پیارے رضا کی گگریا آئی ۔ شاہِ ہدا کی گگریا آئی
اچھے میاں کی سبیل سے بھر کر ۔ اچھے رضا کی گگریا آئی
آلِ رسولی جلوہ گری ہے ۔ احمد رضا کی گگریا آئی
نوری میاں کے نور سے جگ مگ ۔ چندرما کی گگریا آئی

رحمتِ باری کیوں نہ ہو رضوی
ابر سخا کی گگریا آئی

شاہِ احمد رضا کی گگر آئی

شاہِ احمد رضا کی گگر آئی ۔ نائبِ مصطفیٰ کی گگر آئی
خوب سیراب ہو آج تشنہ لبو ۔ میرے بحرِ سخا کی گگر آئی
قادریو ذرا بڑھ کے نعرہ لگے ۔ شیرِ غوث الوریٰ کی گگر آئی
پی کے دو بوند ایمان تازہ کرو ۔ فرحتِ جانفزا کی گگر آئی
خیر مقدم کریں سارے خورد و کلاں ۔ دین کے پیشوا کی گگر آئی
مشکلیں ساری کیوں پانی پانی نہ ہوں ۔ میرے مشکلکشا کی گگر آئی
کیوں نہ مایوسیاں مونھ چھپانے لگیں ۔ میرے حاجت روا کی گگر آئی
حاسدوں پر گراتی ہوئی بجلی ۔ جگمگاتی رضا کی گگر آئی

رضوی جام جم جم پلا بھر بھر
لے امام الہدیٰ کی گگر آئی

نائب غوث الوریٰ احمد رضا

نائب غوث الوریٰ احمد رضا خاں قادری
دینِ حق کے رہنما احمد رضا خاں قادری

بول بالا ہے ترا احمد رضا خاں قادری
مرتبہ اعلیٰ ترا احمد رضا خاں قادری

سامنا تیرا کرے کوئی بھلا کس کی مجال
تجھ پہ ہے فضلِ خدا احمد رضا خاں قادری

دینِ حق کے سرکشوں کو سرنگوں تو نے کیا
تو ہے وہ شیرِ خدا احمد رضا خاں قادری

ہوگئی کافور تجھ سے ظلمت کفر و نفاق
نورِ حق کا چاندنا احمد رضا خاں قادری

کر سکیں چون و چرا اعدائے دیں کس کی ہے جاں
بج گیا ڈنکا ترا احمد رضا خاں قادری

سرخمیدہ ہوگئے کفار ناہنجار کے
وہ اُٹھا خامہ ترا احمد رضا خاں قادری

تیری ذاتِ پاک سے روشن زمانہ ہوگیا
نائبِ شمس الضحیٰ احمد رضا خاں قادری

جلوۂ پرنور سے تیرے ہوئے روشن قلوب
نائب بدرالدجیٰ احمد رضا خاں قادری

برزباں احمد ضیاء الدین عرب میں تیرا نام
خود بخود جاری ہو احمد رضا خاں قادری

تیری مرضی کیوں نہ ہو مرضی خدائے پاک کی
تو ہے احمد کی رضا احمد رضا خاں قادری

جانشین بو حنیفہ اہلسنت پر رہے
سایہ افگن دائما احمد رضا خاں قادری

آ گیا سورج سروں پہ غافلو ہشیار ہو
دے رہا ہے یہ ندا احمد رضا خاں قادری

ہے تقاضائے اجل افسوس منزل دور ہے
اے مرے مشکلکشا احمد رضا خاں قادری

آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھوں غیر کا حُسن و جمال
میری نظروں میں بسا احمد رضا خاں قادری

جب سرِ شمشیر پہ چلنا پڑے یومُ النشور
سر پہ سایہ ہو ترا احمد رضا خاں قادری

عبدِ عبد المصطفیٰ پر رکھ عنایت کی نظر
میرے عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں قادری

پھر بہار آئی چمن میں پھر اُٹھا جوشِ جنوں
رحم کُن بر حالِ ما احمد رضا خاں قادری

کیا ہے میٹھی نیند آئے تیرے قدموں پر اگر
ہو مرا لاشہ پڑا احمد رضا خاں قادری

توڑتا ہو دم سُنہری جالیوں کے سامنے
قادری رضوی ترا احمد رضا خاں قادری

یا سید یا مرشدی

اے آفتابِ عالماں یا سید یا مرشدی
دے ماہتابِ عارفاں یا سیدی یا مرشدی

اے چارۂ بیچارگاں یا سیدی یا مرشدی
دے غمگسار عاجزاں یا سیدی یا مرشدی

ہاں مقتدا و پیشوا یہ تو بتا تیرے سوا
کس سے کہوں جاؤں کہاں یا سیدی یا مرشدی

ناشاد کا دل شاد ہو اُجڑا چمن آباد ہو
آئے بہارِ بے خزاں یا سیدی یا مرشدی

نادار ہوں لاچار ہوں حاضر سرِ دربار ہوں
تسکیں قلوبِ خادماں یا سیدی یا مرشدی

کس سے کریں فریاد ہم کس کو سنائیں حالِ غم
ہم رہ گئے تنہا یہاں یا سیدی یا مرشدی

کیسے مبارک تھے وہ دن سنتے تھے سب کی من وعن
اب ہم یہاں اور تم وہاں یا سیدی یا مرشدی

گو اب بھی سب سُنتے ہو تم بس ہو فقط نظروں سے گم
فریادرس خلد آشیاں یا سیدی یا مرشدی

واللہ وہ پایا تجھے جس کا نہ ہم پایہ ملے
ڈھونڈوں اگر سارا جہاں یا سیدی یا مرشدی

علمائے ارضِ محترم یوں تھے جلو میں محتشم
ہمراہ ناقہ ساریاں یا سیدی یا مرشدی

احمد ضیاء الدین لقب تجھ کو عطا فرمائے رب
واللہ کیا ہے عزوشاں یا سیدی یا مرشدی

شہرہ عراق و شام ہے احمد رضا کیا نام ہے
سارا عرب رطب اللساں یا سید یا مرشدی

ہر غنچہ و گل شاد ہے رضوی چمن آباد ہے
تیری بدولت باغباں یا سیدی یا مرشدی

نزدیک و دور افتادگاں فرقت سے ہیں اے جان جاں
بسمل بہ بسمل نیم جاں یا سیدی یا مرشدی

مہمان عرس قادری حاضر ہیں بہر حاضری
کر لے قبول اے میزباں یا سیدی یا مرشدی

خورد و کلاں مشتاق ہیں تمہارے جگر عشاق ہیں
بیتاب ہیں پسماندگاں یا سیدی یا مرشدی

بحرِ علومِ معرفت اہلِ سنن کی عافیت
اعدا پہ ہو آتش فشاں یا سیدی یا مرشدی

ڈاکو لٹیرے تاکیں ہیں دشت دہشتناک میں
غربت زدہ ہے کارواں یا سیدی یا مرشدی

احناف کے امن و اماں ہیں مضطرب دلدادگاں
ڈھونڈھے کہاں ہندوستاں یا سیدی یا مرشدی

اللہ میں قدرت ہے سب قسمت مگر کہتی ہے اب
ہوگا نہ تم سا پاسباں یا سیدی یا مرشدی

مہکے سدا یہ بوستاں پھولیں پھلیں شہزادگاں
اور جملہ صاحبزادگاں یا سیدی یا مرشدی

کیسے متوں کے پھیر ہیں اپنے نظر میں غیر ہیں
اور غیر زمرۂ دوستاں یا سیدی یا مرشدی

ایوب کا رکھ لے بھرم مالک مرے حسب کرم
بس ہو چکا اب امتحاں یا سیدی یا مرشدی

تیرے افسانے میں ہے

کیا حلاوت میرے مولا تیرے افسانے میں ہے
جسکو دیکھو راگِ الفت ہر گھڑی گانے میں ہے

یا عمیم الجود میں بھی جبکہ ناداروں میں ہوں
پھر تامل کیوں مری بگڑی سنبھل جانے میں ہے

ہائے وہ دیوانہ ہے کہنے کو کہہ لو ہوشیار
ہوشیاری ہے یہی جو تیرے دیوانے میں ہے

عمر بھر تو ناز برادری میں گزری ہے دلا
ہائے اب کیا مدعا تیرا مچل جانے میں ہے

بادۂ الفت کے متوالوں کو جب ہے اذنِ عام
پھر تو ساقی میرا حصہ تیرے میخانے میں ہے

آن واحد میں کرے زیر و زبر یہ بحر و بر
جوش بڑھ جائے اگر جو تیرے مستانے میں ہے

زائرو پلٹے کہاں سے منزلِ مقصود سے
زندگی کا لطف سچ پوچھو تو مٹ جانے میں ہے

داڑھیوں کا ہے صفایا زیب تن پتلون کوٹ
حیف کیسا امتیاز اپنے نہ بیگانے میں ہے

پوچھتے ہو مجھ سے کیا تم قبر میں منکر نکیر
رستگاری کا اشارہ صاف پروانے میں ہے

مالکِ کوثر شفیع روزِ محشر آ گیا
دیر کیا اب دفترِ عصیاں کے دھل جانے میں ہے

کیوں نہیں چلتے فقیرو اس سخی سرکار میں
کیا مزہ یاں در بدر کی ٹھوکریں کھانے میں ہے

رُخ سوئے میخانہ کرتے ہی تو ہوتا ہے سرور
جانے پھر تاثیر کیا ساقی کے پیمانے میں ہے

حالِ دل اپنا کہیں تیرا سنیں صحرا نورد
کس طرف آہ و بکا ہے کون ویرانے میں ہے

اُٹھ رے دل ہشیار ہو چل شاہِ بطحا کے حضور
کیا نتیجہ بیٹھے بیٹھے اشک برسانے میں ہے

تو تو ہے ایوب رضوی شیخ تیرا ہے رضا
نا امیدی کیوں تجھے امداد کے آنے میں ہے

عرب میں کیا گلِ وحدت کھلا ہے

عرب میں کیا گلِ وحدت کھلا ہے
معطر سارا عالم ہو رہا ہے

یہ جو کچھ ساز و ساماں رونما ہے
تری خاطر حبیبِ کبریا ہے

مہ و خورشید کو کس کا دیا ہے
ترا بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ ہے

فنا تجھ میں جو کوئی ہوگیا ہے
فنا کیا ہوگیا پائی بقا ہے
بہارستاں ہے شہرِ مدینہ
نگارستان کیسا دلکشا ہے
تصدق گنبد گردوں وہ گنبد
زیارت گاہ عالم ہورہا ہے
چلو طیبہ گنہگارانِ امت
کہ واں جانِ جہاں جلوہ نما ہے
وہی فریاد رس ہے بیکسوں کا
وہی محتاج کا حاجت روا ہے
کوئی پوچھے نہ پوچھے بات میری
کہ جب تو پوچھنے والا مرا ہے
کڑی منزل عدم آباد کی ہے
مرے مولا ترا ہی آسرا ہے
مزہ اس موت کا چکھنا ہے سب کو
فنا آخر فنا آخر فنا ہے
ستارہ کیوں نہ میرا اوج پر ہو
اُدھر آقا اِدھر احمد رضا ہے
مجھے کیا خوف ہو وزنِ عمل کا
حمایت پر مرا حامی تلا ہے
صبا طیبہ اُڑا لے چل خدارا
کہ یہ آلِ عبا کی خاک پا ہے
چمک اُٹھ اُٹھ کے رہ جاتی ہے دل میں
شہا اس درد کی تو ہی دوا ہے
مریضانِ محبت حق تو یہ ہے
دیارِ پاک، کیا دار الشفاء ہے
ملے گا پر ملے گا بے نواؤ
عمیم الجود امام الانبیا ہے
بڑھو زیرِ لوا جاتے کدھر ہو
صدائے شافع یوم الجزا ہے
برات ابرار کی لو آن پہنچی
ہر اک قصرِ جناں کا باب وا ہے

قلم برداشتہ ایوب لکھدے
خدا کے بعد محبوبِ خدا ہے

چھپالے پناہِ بے پناہاں

چھپالے پناہِ بے پناہاں پاک دامن سے کہ عاصی حشر برپا کررہے ہیں شوروشیون سے
لگائے آسرا آئے ہیں زائر تیرے روضہ پر منازل طے شبانہ روز کر کے اپنے مسکن سے
خدارا تاج والے لاج رکھنا ہم غریبوں کی اُٹھائے جائیں جس دم روزِ محشر اپنے مدفن سے
دلِ ناشاد کر موقوف نالے رات باقی ہے نکل آئیں نہ مرغانِ سحر باہر نشیمن سے
مجاہد جوق جوق آتے گلے کٹواتے مقتل میں مقابل لشکرِ اسلام تھا جب فوجِ دشمن سے
علی شیرِ خدا کا شیر تنہا رہ گیا پھر بھی سراسیمہ تھے خستہ حال سارے اشقیا رن سے
دلِ وحشی کو بہلانے قدم باہر نکالا ہے نہ چھیڑو عندلیبانِ چمن جاتے ہیں گلشن سے
رُکے جب سانس کا ڈورا کفن میں کوئی رکھ دینا کہیں مل جائے گر تارِ قبا اُس پاک اُترن سے
کسی کے حسرت و ارماں کفِ افسوس مل مل کر بلکتے ہیں مچلتے ہیں لپٹ جاتے ہیں مدفن سے
اعزا اقربا احباب کا دعویٰ ہی دعویٰ تھا نہ لایا کوئی تربت پر چڑھانے پھول گلشن سے
اندھیری رات جنگل گور تیرہ آہ تنہائی اُجالا ماہِ طیبہ اب تو کردے روئے روشن سے
امیدیں آرزوئیں حسرتیں صدہا تمنائیں یہ کس کو تکتی ہیں گردن نکالے دل کے مدفن سے
گھٹا اُٹھی بڑھا سودا ہوا کوندا گری بجلی الٰہی خیر بہہ جائیں نہ چشمے شوروشیون سے
غزالانِ حرم سرگوشیاں کرنے لگے باہم براق برق دم لے کر اُڑا جب اُن کو مسکن سے

بلالے اپنے قدموں میں شہا ایوب رضوی کو
بجھیگی تشنہ لب کی تشنگی تلووں کے دھوون سے

دیکھئے کب تک مدینے سے بلاوا آئے ہے

زائروں کے قافلے ہر سال جاتے دیکھ کر
نامرادوں کو کھڑے آنسو بہاتے دیکھ کر
عاشقوں کو ذوق میں نعرے لگاتے دیکھ کر
یا نبی اب تو دلِ بیتاب مچلا جائے ہے
دیکھئے کب تک مدینے سے بلاوا آئے ہے

بندۂ درگاہ کی غم سے رہائی کیجئے
دُور سرکارِ کرم دَورِ جدائی کیجئے
رہنمائی کیجئے مشکل کشائی کیجئے
راستہ دیکھا نہیں قاصد بھٹکتا جائے ہے
دیکھئے کب تک مدینے سے بلاوا آئے ہے

صبر کا ثمرہ سُنا کرتے ہیں میٹھا ہے حضور
صابروں کو رات دن تقسیم ہوتے ہیں قصور
وائے ناکامی کہ مجھ میں سیکڑوں لاکھوں قصور
یاس و حرماں سے دلِ ناشاد بیٹھا جائے ہے
دیکھئے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

وادیٔ طیبہ کے جلوو پاک ارضِ محترم
اے حریم خاص اور اے منبرِ والا حشم
تم کرو ہر دم نظارہ اور یہ باچشم نم
دور اُفتادہ سنہری جالیو للچائے ہے
دیکھئے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

یا الٰہ العالمیں بندہ ترا ناشاد ہے
بارگاہِ احدیت میں بارہا فریاد ہے
کیسی بستی ہے مدینہ کی کہاں آباد ہے
شعلۂ عشقِ نبی سینہ میں بھڑکا جائے ہے
دیکھئے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

کعبہ و بطحا کے نقشے دلنشیں ہونے لگے
دور اُفتادہ کلیجہ تھام کر رونے لگے

دل ہی دل میں وہ دل دل اشکوں سے مونہہ دھونے لگے　　ابر آیا جھوم کے میزاب زر یاد آئے ہے

دیکھئے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

مرنے والے موت پر کیسا منائیں یوم عید　　پردہ پردہ میں اُٹھیں مولیٰ حجاباتِ بعید
زندگی سے موت ہے اچھی کہ ہے تو یہ امید　　قبر سے کھڑکی مزار پاک تک کھلائے ہے

دیکھئے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

رہروانِ کوئے جاناں ٹھہرنا اے بھائیو　　بندہ لاچار ہوں احسان یہ فرمائیو
وقتِ رخصت صرف اتنا عرض کرتے آئیو　　سبز گنبد کے کلس تو کیوں مجھے ترسائے ہے

دیکھئے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

ضبط سے لے کام اے ایوب رضوی ضبط سے　　ہوش میں آ۔ ہیں ترے الفاظ کچھ بے ربط سے
لوگ دیوانہ کہیں کہنے لگیں نہ خبط سے　　تیرے نالوں سے تو اب مونھ کو کلیجہ آئے ہے

دیکھئے کب تک مدینے سے بُلاوا آئے ہے

سواری دولہا کی آن پہنچی

سواری دولہا کی آن پہنچی گناہگاروں کی بن پڑی ہے
مچل رہے ہیں تڑپ رہے ہیں برات ساری اڑی کھڑی ہے
صراط پر کوئی نام لیوا بلک بلک کر یہ کہہ رہا ہے
حضور آئیں مجھے بچائیں کہ جان مشکل میں آپڑی ہے
کسی سے اعمال کی ہے پرسش کسی کے اعمال تُل رہے ہیں

کسی کو میزاں پہ لا رہے ہیں ندا کسی کی گھڑی گھڑی ہے
کشاں کشاں لیچلے کسی کو فرشتے سوئے جحیم آقا
کوئی خجالت سے مونھ چھپائے اور آنسوؤں کی بندھی جھڑی ہے
اُمنڈ کے کوثر پہ ایسے آئے کہ ایک پر ایک گر رہا ہے
کسی کی حالت ردی ہوئی اور کسی کی باہر زباں پڑی ہے
تمہاری امت کی انبیا نے ہے کی تمنا شفیعِ محشر
کہ دن قیامت کے پیشِ داور تمہاری امت بڑھی چڑھی ہے
قصور جنت سجے سجائے قصور والوں کو بٹ رہے ہیں
پرے جمائے صفوں کو باندھے ہر ایک حور جناں کھڑی ہے
مدینہ والے کے لاڈلے کا ہے خاص بندہ رضا ہمارا
تو پھر ہے کیا غم بچاہی لیگا اگرچہ منزل بڑی کڑی ہے
طفیل حسنین یا حبیبی ہمارے مخدوم شاہزادے
رہیں صدا ایک جاں دو قالب دعائے ایوب ہر گھڑی ہے

بلما شفاعت نگریا والے

بلما شفاعت نگریا والے رحم کرم کی نجریا والے
سئیاں تونہے بل بل جاؤں پیاری پیاری صورتیا والے
پئیاں پرت ہوں منتی کرت ہوں چندا جگت کی اُجریا والے
جوگ لیو ہے تمرے کا رن میٹھی رسیلی نجریا والے

چیری کہاؤں میں تورے رجا کی　　رجوا احمد نگریا والے
رین اندھیری دور نگریا　　نور کی مکھ پہ چندریا والے
بیچ بھنور میں آن پھنسی ہے　　نیا موری کھویا والے
غوث نگر کے راج کنوروا　　سب سے اونچی اٹریا والے
سپنے میں خواجہ درس دکھاجا　　جگمگ پیاری سجریا والے

رجوی رجا کی باٹ تکت ہے
کبہیو پی کی ڈگریا والے

ہزاروں سے اعلیٰ ہمارا رضا ہے

ہزاروں سے اعلیٰ ہمارا رضا ہے　　ہزاروں میں یکتا ہمارا رضا ہے
ہزاروں کا ملجا ہزاروں کا ماوے　　ہزاروں کا مولا ہمارا رضا ہے
ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کے حق میں　　ہدایت کا پتلا ہمارا رضا ہے
جو مانگوگے پاؤگے اے بینواؤ　　سخاوت کا دریا ہمارا رضا ہے
کوئی ایسا پابند سنت بھی دیکھا　　بتاؤ تو جیسا ہمارا رضا ہے
پڑیں کیوں نہ تربت پہ للچائی نظریں　　یہاں جلوہ فرما ہمارا رضا ہے
کیا دودھ کا دودھ پانی کا پانی　　حقیقت کا آلہ ہمارا رضا ہے
ادھر قلب میں وسوسہ کوئی آئے　　اُدھر دور کرتا ہمارا رضا ہے
جنہیں آج حاصل ہے فخرِ غلامی　　لگاتے ہیں نعرہ ہمارا رضا ہے

چلو پھول چمن لائیں سہرا سجائیں — بنا آج دولہا ہمارا رضا ہے
خبردار اعدا کے دم میں نہ آنا — یہ کرتا وصایا ہمارا رضا ہے
تمیز حق و باطل کی تفہیم کر کے — تمہیں پھر جتاتا ہمارا رضا ہے
نہ بھولیں گے تا حشرِ اللہ والے — رہیگا وظیفہ ہمارا رضا ہے
وہ مہرِ شریعت یہ نجمِ شریعت — نبی چاند تارا ہمارا رضا ہے
عجم ہی نہیں بلکہ سارے عرب میں — ہوا جس کا شہرہ ہمارا رضا ہے
کیا عمر سے دس گنا کام جس نے — وہ بس اک اکیلا ہمارا رضا ہے
اگر دس مددگار بھی کاش ہوتے — اور ایسے کہ جیسا ہمارا رضا ہے
تو آجاتا سینہ سے باہر عزیزو — کہ ارشاد کرتا ہمارا رضا ہے
نہ کیوں دیکھتے ہی خدا یاد آئے — کہ مظہر اُسی کا ہمارا رضا ہے
خودی کو مٹاتا خدا سے ملاتا ہے — ہمارا رضا ہے ہمارا رضا ہے
تکبر تصنع سے دائم منزہ — طمع سے مبرّا ہمارا رضا ہے

سگِ آستانہ ہے ایوب رضوی
کھلاتا پلاتا ہمارا رضا ہے

داتا موری گگریا بھر دے

داتا موری گگریا بھر دے — رجوا موری گگریا بھردے
تھاری ہوں توری آس لگائے — بلما موری گگریا بھردے

جیسی بھری سگری سکھین کی سکھیاں موری نگریا بھر دے
زمزم ہو یا کوثر پیارے دولہا موری نگریا بھر دے
گوث نگر کے پنگھٹوا سے مولا موری نگریا بھر دے
آلِ رسولی نہر سے بالم رجوا موری نگریا بھر دے
رجوی کوک رچا کے دوارے
رجوا موری نگریا بھر دے

اعلیٰ حضرت اچھے رضا کی چادر

اعلیٰ حضرت اچھے رضا کی چادر آئی دھوم سے
مہدیِ برحق راہِ ہدیٰ کی چادر آئی دھوم سے
کیوں نہ ہو چاندی آج غلامو سنتے ہو آتی کیا ہے ندا
حامیِ سنت کانِ سخا کی چادر آئی دھوم سے
قادریو ہاں بڑھ کے لگاؤ زور سے نعرہ جھوم کے
قبلہ و کعبہ قبلہ نما کی چادر آئی دھوم سے
کس کی مجال مقابل آئے کون ملائے آنکھ سے آنکھ
شیرِ خدا کے شیرِ خدا کی چادر آئی دھوم سے
کلیاں چٹکیں گلشن مہکے کیوں نہ عنادل ہوں سرشار
آلِ رسول کے محوِ لقا کی چادر آئی دھوم سے

شور نقیباں سنکے فدائی جوش میں کہتے پے در پے
مشعلِ نور حبیب خدا کی چادر آئی دھوم سے

تحفۂ رضوی پیش ہوتے ہی خورد و کلاں میں شور ہوا
نائب شافعِ روزِ جزا کی چادر آئی دھوم سے

پیارے رجا موہے درس دکھادے

پیارے رجا موہے درس دکھا دے ٹوٹی بھی موری آس بندھا دے
کبھو نہ چھوٹے کوؤ چھوڑا دے ایسو گہرو رنگ چڑھا دے

نیا اُدھر میں ڈوب نہ جائے ندیا چڑھی موہے پار لگا دے
ڈھونڈھ پھری چودیس میں بلما اپنے ملن کی ریت بتا دے
سونی پڑی ہیں تم بن گلیاں رنگ رچادے دھوم مچادے
اب سے پہلے کبھو نہ پی ہو آج تو رجوا ایسی پلادے
ٹیر پڑی ہے راج کنور کے
جا رجوی جھولی پھیلادے

مارہری دولھا والے

مارہری دولھا والے سرکار بریلی والے

تو جگت امام کہاوے۔ تو دین کی بات بتاوے۔ تو سیدھی راہ چلاوے۔ سرکار بریلی والے
بلما میں ورای جاؤں۔ پھولن کی سیج بچھاؤں۔ درشن جو ترے پاؤں۔ سرکار بریلی والے

وہ پیاری پیاری دعائیں۔ رہ رہ کر ہمیں یاد آئیں۔ وہ کہاں بھلا اب پائیں سرکار بریلی والے
تم جائے بسے پر دیس۔ گھبراوت ہے جیرا۔ پتھوں میں کا سے سند سوا سرکار بریلی والے
لے گھونگٹ گروا ٹھاوے۔ جو کن کی سیدھ بندھا وے۔ احمد نگری پہنچاوے سرکار بریلی والے
ہو نیک ادھر بھی پھیرا۔ سکھین نے ڈارو ڈیرا۔ ساگر پہ لگو ہے میلہ سرکار بریلی والے
میں ڈھونڈھ پھری ہر یا گھر۔ پی کہاں بر اجے جا کر۔ کو بھرے رجا یہ گاگر سرکار بریلی والے
سکھین کے دھیر بندھیا۔ بلہاری جاؤں کھویا۔ منجدھار میں ڈولے نیا سرکار بریلی والے
رجوی جب چھوڑی چولا۔ اور لائیں سکھیاں ڈولا۔ چرنوں میں جگہ دے مولا سرکار بریلی والے

دولھا میں واری گگریا بھردے

دولھا میں واری گگریا بھردے کب سے ہوں ٹھاری گگریا بھردے
اپنی اپنی نگری پہنچ گئیں سکھیاں ساری گگریا بھردے
برکھا برسے بجلی چمکے رین اندھیاری گگریا بھردے
چرنن آئی راج کنوروا توری پنہاری گگریا بھردے
گھیرے ٹھاریں سگری سکھیاں توری اتاری گگریا بھردے
پنگھٹ لاگو چوکی پہرہ بھردے ہمارے گگریا بھردے
جگمگ جگمگ دھوم سے لائی
رجوی تمہاری گگریا بھردے

مختصر اب تو خدارا شبِ ہجراں

مختصر اب تو خدارا شبِ ہجراں ہو جائے
صبح امید عیاں نیر تاباں ہو جائے
اور ہاں نام رقم فرد مریضاں ہو جائے
درد دل کا مرے سوا کوئی درماں ہو جائے
یا کسی طرح شکیبائی کا ساماں ہو جائے

میرے سرتاج مرے سر میں ہے سودا تیرا
میرے مالک مرے لب پر ہے وظیفہ تیرا
میرے آقا مجھے محبوب ہے چہرا تیرا
میری نظروں سے نہ او جھل ہو سراپا تیرا
نقشِ پاک آئینۂ دل میں نمایاں ہو جائے

بزمِ عشاق کا مجمع بھی ہے کافی وافی
طالب دید ہے ہر ایک ترا شیدائی
دیر گزری ہے پر امید کرم ہے باقی
رُخ روشن سے نقاب اب تو اُٹھا دے ساقی
تا کہ سیرابی جامِ مئے عرفاں ہو جائے

کس سے فریاد کرے کنج لحد میں دل ریش
حیف خواہر نہ برادر نہ پدر اور نہ خویش
اب نہ وہ چین کی راتیں ہیں نہ ایامِ عیش
تیرہ و تار ہے تنہائی ہے منزل درپیش
رہبرِ دینِ متیں شمعِ فروزاں ہو جاوے

حسرت دیاس کا تربت پہ ہے شور ماتم
آمد آمد ہے نکیرین کی غوثِ اعظم
کشمکش میں ہے گرفتار یہ جانِ پُر غم
شب تاریک ہے تنہائی ہے ہو کا عالم
چاندنا کنج لحد میں مہِ جیلاں ہو جائے

پھر تلاطم کے نظر آتے ہیں کچھ کچھ آثار
اے رضا تو ہی لگائے گا مرا بیڑا پار

ناؤ چکرانے لگی بحر الم ہے ذخار		کوئی حامی ہے نہ یاور ہے مرا اے سرکار
تو جو چاہے تو ابھی دور یہ طوفاں ہوجائے

کشمکش میں ہوں گرفتار ذرا دیکھو تو		کیا لگا دل کو ہے آزار ذرا دیکھو تو
سانس لینے کا نہیں وار ذرا دیکھو تو		مُردنی چھائی ہے سرکار ذرا دیکھو تو
وقت امداد ہے مشکل مری آساں ہوجائے

تیرے دربار کی کیا شان ہے اللہ اللہ		شور کاشانہ اقدس پہ ہے سبحان اللہ
ہاتھ خالی کوئی سائل نہیں پھرتا واللہ		میں بھی ادنیٰ سا یک ناکارہ ہوں فانی فی اللہ
کچھ تو اس خوانِ کرم سے مجھے فرماں ہوجائے

کیسے دربار دُربار میں رو کے درباں		اہلسنت پہ سدا تو نے کیے ہیں احساں
میں بھی پروردہ ہوں سرکار کرم ہو پُرساں		کوئی حسرت نہ رہے اور نہ کوئی ارماں
میری عرضی کو اگر سُنکے فقط ہاں ہوجائے

درِ والا پہ لگا رہتا ہے ہر دم تانتا		اس پہ موقوف نہیں ہو کوئی رشتہ ناتا
عام بازا ہے کسی کو نہیں روکا جاتا		بھیک بھر بھر کے لئے جاتے ہیں منگتا داتا
ہمنواؤں میں بھکاری نہ پشیماں ہوجائے

سرِ بازار نہ ہو جائے کہیں مطعونی		آہ کے ساتھ میں بوُ کیسی ہے بھونی بھونی
آزمانا ہے تو لے آگ لگادے دونی		دل مجبور یہ کیا تو نے رمائی دھونی
ایسی سُلگن ہے تو ہر داغ چراغاں ہوجائے

دل میں جو ٹھان لیا ہے نہیں ٹلنے دیتے		ہائے کچھ فکر مداوا نہیں کرنے دیتے

پٹیاں اور بدلتا جو بدلنے دیتے — دو قدم آبلے اب تو نہیں چلنے دیتے

خوب سیر اب ہر اک خارِ مغیلاں ہوجائے

آگ لگجائے نہ خرمن میں خدا خیر کرے — چار تنکے ہیں نشیمن میں خدا خیر کرے

دل بہلتا نہیں گلشن میں خدا خیر کرے — لیچلا جوشِ جنوں بن میں خدا خیر کرے

تارتار آج نہ پھر جیب و گریباں ہوجائے

طول اتنا دیا ایوب نے افسانے کو — شام سے صبح ہوئی شمع پہ پروانے کو

اے نسیمِ سحر چھیڑ نہ دیوانے کو — توڑ کر پھینک نہ دے صبر کے پیمانے کو

بیخودی میں نہ کہیں دست و گریباں ہوجائے

مقدس اوراق کا ادب کیجئے

ایسے اوراق جس میں اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام ہو۔ یا کوئی قرآنی آیت یا حدیث مبارکہ تحریر ہو۔ یا کسی نبی، صحابی، ولی یا عام مسلمانوں کے نام تحریر ہوں خصوصاً ان کی حفاظت کرنا اور ان کا ادب کرنا یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ چنانچہ کہیں پر بھی آپ کو ایسی تحریر یا اخبار وغیرہ زمین پر گرے ہوئے ملیں تو فوراً ان کا ادب کرتے ہوئے انہیں محفوظ جگہ رکھ دیں یا مقدس اوراق کے تحفظ کیلئے جو ڈبے عموماً لگے ہوئے ہوتے ہیں ان میں ڈال دیں۔

انجمن انوار القادریہ
دنیائے سنیت کا پیغام
نماز روزہ و دیگر فرائض، واجبات اور سنتوں کی پابندی کیجئے۔
قرآن مجید کا ترجمہ کنزالایمان ضرور پڑھا کیجئے۔
گستاخان رسول و صحابہ و اہل بیت اور اولیاء کے گستاخوں سے بچا کیجئے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا پرچار کیجئے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانیئے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ضرور ضرور انگوٹھے چومیں۔
مساجد میں بوقت اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنا رائج کیجئے۔
ہر جمعہ کی نماز کے بعد مسجدوں میں کھڑے ہو کر ضرور سلام پڑھیں۔
ہر مشکل میں یا اللہ (جل جلالہ) مدد، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مدد کہا کیجئے۔
گیارہویں شریف، نیاز و فاتحہ اور دیگر معمولات اہل سنت پر عمل کیجئے۔
۱۲ ربیع الاول کے دن جلوس میں ضرور شرکت کیجئے۔
محفل نعت میں آیا کیجئے۔
اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دیا کیجئے۔
انجمن انوار القادریہ کی تمام کتابیں رعایتی قیمت پر حاصل کیجئے۔
تشریف لائیے
مکتبہ اہلسنت
برائٹ کارنر دوکان نمبر ۹، سبزی منڈی
کراچی۔ فون : 2435088
0300-9201959